cat

تاریخِ اسلام

حصۂ دوم

یعنی

خلفاء راشدین

جسمیں خلافت راشدہ کے مختصر لیکن جامع اور معتبر حالات درج ہیں۔ اور جسے زمانۂ حال کے مشہور ادیب اور مؤرخ علامہ محی الدین خیاط مصری نے معتبر تاریخی کتب کی مدد سے تالیف کیا

اور

خاکسار محمد صدیق نے بمعاوضہ مولانا مولوی ابو المحمود محمد حامد خاں صاحب فاضل ادبیات سے ترجمہ کرایا اور خود ترجمہ پر نظر ثانی کی اور اصلاح و ترمیم۔ حذف و اضافہ کے بعد موجودہ صورت میں

صدیق بک ڈپو لکھنؤ

سے شایع کیا

بار اول ۲۰۰۰

مطبوعہ اشاعۃ العلوم پریس فرنگی محل لکھنؤ

دیباچہ مصنّف

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد بن عبد اللہ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین والہم وصحبہم اجمعین ط

دروس التاریخ الاسلامی کا پہلا حصّہ میں نے شایع کیا اور جس شان وشوکت سے اس کا خیر مقدم کیا گیا مجھے اُمید نہ تھی اور نہ میرا یہ خیال تھا کہ اسکا ترجمہ ترکی میں داخل درس کیا جائیگا ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب حُسن نیت اور خلوص کی برکت اور اسکے مختصر جامع اور تیسیر الفہم ہونیکا نتیجہ ہے اب ہم اسی کتاب کے دوسرے حصّہ کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں جسمیں خلافت راشدہ کی مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے میں نے اس حصہ میں خلافت امویہ سے بالکل قطع نظر کیا ہے ۔ تاکہ جمہور کی آرزو کے مطابق دوسرے اور تیسرے حصّہ کی توسیع کر سکوں ۔

اس موقعہ پر میں مدرسین صاحبان کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کی قدردانی فرمائی اور وقعت کی نگاہوں سے دیکھا اخبارات کے وہ اڈیٹر صاحبان بھی قابل شکریہ ہیں جنھوں نے اس خدمت علمی پر اظہار خوشنودی فرمایا ۔ اللہ کی ذات سے امید ہے کہ وہ اسکو طالب علموں کیلئے مفید اور نفع بخش بنائیگا ۔ وھو ولی التوفیق

محی الدین الخیاط

تاریخ اسلام حصہ ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت

اور مرتدین سے مقابلہ

اسلام میں پہلا سیاسی جلسہ

سقیفہ بنی ساعدہ

حضور صلعم کی وفات کا بیان پہلے حصہ میں تمھیں معلوم ہی ہو چکا ہے اب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جس بات کی زیادہ فکر دامن گیر ہوئی وہ خلافت کا عظیم الشان معاملہ تھا ان حضرات کو خلیفہ تجویز کرنے میں عجلت تھی تاکہ فتنہ وفساد کی آگ مشتعل نہ ہونے پاوے اسی لئے تو حضور کے دفن کے بیشتر ہی بڑے بڑے صحابہ سقیفۂ بنی ساعدہ میں خلافت پر گفتگو کرنے کیلئے جمع ہوئے اور یہی پہلا اسلامی سیاسی جلسہ تھا۔

اسلام میں پہلا اختلاف

ایک امیر ہمارا ایک تمھارا

سقیفہ میں بڑے بڑے انصار مجتمع ہو کر اپنے سردار سعد بن عبادہ کے

ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے تھا۔
جب مہاجرین کو اطلاع ہوئی تو وہ حضرت ابو بکر و عمر رضؓ کی ماتحتی میں سقیفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ انصار نے کہا کہ ایک خلیفہ ہمارا ہو ایک تمھارا اور اسی امر پر زور دیتے ہوئے انہوں نے جنگ کی دھمکی دی ایک انصاری نے تو جوش میں آکر کہا اگر مہاجرین اس سے انکار کریں گے تو ہم لڑائی کو پھر زندہ کریں گے اس طرح سخت اختلاف پیدا ہوا۔

رفع اختلاف

(زمانہ خلفاء کا پہلا خطبہ)

ان جھگڑون کے دفعیہ کی بہترین صورت سوا اسکے اور کیا ہو سکتی تھی کہ ایک شخص کھڑا ہو کر دونوں گروہ کے فضائل کا اظہار کر کے استحقاق ثابت کرتا اور سمجھاتا بجھاتا کیونکہ ترکی بترکی جواب دینے سے سخت نزاع کا اندیشہ تھا۔
چنانچہ اسکا احساس حضرت عمر کو ہوا اور انھون نے دونوں کو سمجھانا چاہا مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو روک کر کھڑے ہوئے اور یوں تقریر فرمائی۔
ہم وہ مہاجرین ہیں کہ سب سے پہلے ایمان لائے تھے ہم وہی ہیں جنکا مرتبہ سب سے بلند ہے کیا ہم رسول کریم کے قریبی رشتہ دار نہین ہیں کیا ہم انکے پڑوسی نہیں ہیں۔
اے انصار تم ہمارے دینی بھائی ہو۔ مذہب میں شریک ہو تم نے ہماری امداد کی جسکا بدلہ خدا تمکو دیگا۔
مگر اس میں شک نہیں کہ ہم سردار اور تم وزیر ہو عرب صرف قریش کی اطاعت کر سکتا ہے تمکو مہاجرین کے ساتھ مباہات کرنا نازیبا ہے اللہ نے انکو

فضیلت دی ہے اب تم لوگ حضرت عمر اور ابو عبیدہ عامر ابن الجراح میں سے جسکو چاہو خلافت سے سرفراز کرو"

بیعت

حضرت ابوبکر اتنا کہنے پائے تھے کہ حضرت عمر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ میں آپ کی زندگی میں خلیفہ ہوں یہ کہکر حضرت ابوبکر سے بیعت کرلی اسکے بعد اور لوگوں نے بھی بیعت کرلی پھر لوگ حضرت ابوبکر کو مسجد میں لائے اور حضرت صلعم کے دفن ہونیکے پیشتر ہی سبھوں نے بیعت کرلی۔

(انصار کے سردار سعد کا قتل)

(اور فساد کا خاتمہ)

بیعت کے بعد حضرت عمر نے بانی فساد یعنی سعد کے قتل کا حکم دیا وہ خوف زدہ ہوکر شام بھاگ گیا اسکے تعاقب میں حضرت عمر نے ایک آدمی بھیجا تاکہ وہ اسکو بیعت پر مجبور کرے اور اس سے مقاتلہ کرے۔ حوران کے ایک باغ میں دونوں سے ملاقات ہوئی۔ مگر سعد نے باوجود جنگ کی دھمکی کے کہا کہ میں ایک قریشی سے ہرگز بیعت نہ کرونگا۔ تب آدمی نے کہا کہ کیا تم دائرہ امت سے نکلنا چاہتے ہو" سعد نے کہا کہ ہاں ہم بیعت سے علیحدہ ہی رہنا چاہتے ہیں اتنے میں اس آدمی نے ایسا تیر مارا کہ سعد کا معہ فتنہ و فساد کے خاتمہ ہوگیا۔

زمانہ خلفاء میں پہلا مقاتلہ

(لشکر اسامہ)

تمکو یاد ہوگا کہ حضور صلعم نے اپنی وفات کے تھوڑے پہلے موتہ کے

قریب بمقام بلقاء (جہاں اسامہ کے والد قتل کئے گئے تھے) اسامہ بن زید کی ماتحتی میں ایک لشکر تیار کیا تھا مگر قبل روانگی حضور وفات پاگئے" اور عرب کا ایک بڑا اسلامی طبقہ مرتد ہوگیا۔ صحابہ نے متفق ہوکر اس مہم کی التوا کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی لیکن انھوں نے جواب دیا کہ اس علم کو میں اپنے ہاتھوں سے ہرگز نہ کھولونگا "

جسکو رسول اللہ نے تیار کیا ہے"

اس کے بعد لشکر کو روانگی کا حکم دیکر حضرت اسامہ سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ ونیس مدد حاصل کرنیکے لیے روک لوں انھوں نے اجازت دیدی یہ سات سو کا عظیم الشان لشکر جب کسی مرتد قبیلہ کے پاس سے گذرتا تو لوگ کہتے کہ اگر اسلامی قوت نہایت بڑہی نہ ہوتی تو ایسا لشکر نہ نکلتا چنانچہ اکثر مرتدین نے دوبارہ اسلام قبول کرلیا راستہ ہی میں رومیوں سے عظیم الشان جنگ ہوئی مگر فتح کا سہرا مسلمانوں ہی کے سر رہا۔

خلفاء کے عہد میں غیر مسلموں کے لئے پہلی وصیت

(یا قانون جنگ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر اسامہ کو چند ضروری باتوں کی تعلیم فرمائی۔ واقعی وہ نصیحتیں اس قابل ہیں کہ دنیا کی تمام فوجیں اسے اپنا دستور العمل بنا دیں بلکہ نہایت مناسب وضروری ہے کہ ہر جنگ میں یہی قانون جاری کیا جاوے۔

آپ نے ارشاد فرمایا

کہ

فریب۔ خیانت اور دغا بازی سے پرہیز کرنا ایسا نہو کہ عورتوں، بچوں

اور بڈھوں کو قتل کرڈالو نخل خرما اور ہرے بھلے پھولے درخت کو نقصان نہ پہونچانا جانوروں کے ذبح کرنے میں کوئی فائدہ نہیں تمھیں بہت سے ایسے لوگ بھی ملیں گے جو عابد اور گوشہ نشیں ہو نگے انسے سختی نہ کرنا۔

ناظرین نے سمجھ لیا ہوگا کہ صحابہ کرام کی نصیحتیں ان کا طرز عمل رسول اللہ کے دستور العمل سے کیسا مشابہ تھا ہر جملہ سے انکی دیانت۔ خلوص۔ راستبازی کا پتہ چلتا ہے آج کل جنگوں سے یہ بات بالکل مفقود ہے۔

مرتدونسے مقابلہ

غالباً تمھیں یاد ہوگا کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد ہی عرب کے اکثر قبائل مرتد ہوگئے تھے زکوٰۃ کو بھی انھوں نے روک لیا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کو جمع کرکے مرتدوں کے بارہ مشورہ کیا لوگوں نے ان کے قتل کرنے سے انکار کیا مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان مرتدوں کے قتل کرنے ہی میں مصلحت ہے انھوں نے زکوٰۃ روک کر اسلام کا ایک رکن ڈھا دیا ہے۔ اسکے بعد آپ نے گیارہ علم تیار کئے اور جہاد کا حکم دیا۔ تمام مرتد قبائل پھر مسلمان ہوگئے یمامہ بھی فتح ہوگیا اسی میں مسلیمہ مدعی نبوّت مارا گیا جیسا کہ حضور صلعم کے زمانہ مبارک میں اسود عنسی مدعی نبوّت مقام صنعاء میں قتل کیا گیا تھا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ حضور کی وفات کے بعد اجلہ صحابہ نے کیا کام کیا اور کہاں جمع ہوئے؟

۲۔ پہلے اسلامی سیاسی جلسہ کی مختصر کیفیت بیان کرو؟

۳۔ انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں کیا کیا تھا؟

۴۔ اسلام میں پہلا اختلاف کیونکر ہوا اسکے دفعیہ کی صورت کیا ہوئی؟

۵- زمانہ خلفاء کا پہلا خطبہ کیونکر ہوا؟
بیعت ابی بکرؓ کی مختصر کیفیت بیان کرو؟
انصار کے سردار سعد کہاں قتل کئے گئے؟ خلفاء کے زمانہ میں پہلا مقابلہ کیونکر ہوا؟
حضور کی وفات کے بعد عرب کے قبائل نے کیا کیا مرتدوں کے مقابلہ کیلئے
کتنے علم تیار کئے گئے؟ کفار کے لئے خلفاء کے عہد میں کیا وصیت کی گئی؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کو خلیفہ بنانے کی فکر دامنگیر ہوئی اسی لئے انھوں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں ایک سیاسی جلسہ منعقد کیا۔ مہاجرین و انصار میں سخت اختلاف ہوا مگر خلافت حضرت ابو بکر کو ملی پھر انصار کا سردار سعد مقام حوران میں قتل کیا گیا حضور کی وفات کے بعد عرب کے قبائل مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے گیارہ علم تیار کر کے جہاد کرنے کے لیے بھیجا۔ یہانتک کہ سب مسلمان ہو گئے اسلام میں پہلا سیاسی جلسہ مقام سقیفہ بنی ساعدہ میں ہوا اسلام میں پہلا اختلاف خلافت کے بارہ میں ہوا خلفاء کے زمانہ میں حضرت ابو بکر نے کفار کے لئے پہلی وصیت فرمائی۔

دوسرا سبق

فتح اور نو آبادیاں

(فتح اور اشاعت اسلام کا سنگ بنیاد)

گذشتہ سبق میں تمھیں معلوم ہو چکا ہے کہ اسامہ کے لشکر اور مرتدوں کے مقابلہ نے اسلامی عمارت کو مستحکم بنا دیا حضرت ابو بکر چاہتے تھے کہ اسلامی

برکات کا چشمہ صرف جنوبی عرب میں مسدود نہ رہے بلکہ تمام دنیا کو سرسبز و شاداب بنا دے اور ہر سمت اور ہر گوشہ اسلامی عقائد کے خوشبو سے مہک جاوے اسی خیال سے آپ نے ۱۲ھ میں ایک لشکر خالد بن ولید کی ماتحتی میں عراق کی جانب بھیجا تاکہ وہ علم جہاد بلند کرکے اسلام کی اشاعت کرے۔ اگر حضرت ابوبکر کو بعد نبی کریم صلعم کے اشاعت اسلام کی عمارت کا موسس کہا جائے تو بیجا نہوگا۔

واقعات عراق

حضرت خالد نے عراق کے لوگوں کو اسلامی دعوت دی اور انکار کرنے پر جزیہ یا جنگ طلب کیا چنانچہ اکثر لڑائیاں مثلاً جنگ ثنی۔ جنگ ولیجہ۔ جنگ الیس۔ جنگ یوم فرات۔ جنگ انبار۔ جنگ عین التمر۔ جنگ دومۃ الجندل۔ جنگ حصید۔ جنگ خنافس۔ جنگ زمیل۔ جنگ فراض وغیرہ ظہور میں آئیں لیکن ان سب میں کامیابی حضرت خالد اور مثنیٰ بن حارثہ شیبانی کے ہاتھ رہی۔

اسلام میں سب سے پہلے جزیہ فارس والوں سے لیا گیا

حیرہ کے لوگوں نے قبول اسلام اور جنگ پر جزیہ دینے کو ترجیح دی اور حضرت خالد سے صلح کر لی یہی پہلا جزیہ ہے جو مسلمانوں نے فارسیوں سے وصول کیا۔

فتح شام

۱۳ھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر شام میں جو سلطنت روم کا ایک صوبہ تھا اشاعت اسلام کے لیے بھیجا اس لشکر کے مختلف دستے تھے ہر دستہ کا ایک امیر علیحدہ تھا ہر امیر کے لئے ایک شہر علیحدہ معین تھا تاکہ وہ اسکو فتح کرے اس لشکر کے افسر اعلیٰ پہلے خالد بن ولید پھر ابی عبیدہ بن جراح بنائے گئے۔

سرداروں کو نصیحت

حضرت ابوبکر نے سرداروں کو جو نصیحتیں فرمائیں وہ اس قابل ہیں کہ ہر زمانہ کے افسران انکی تعمیل کریں۔

آپ نے فرمایا کہ

(۱) اپنے سپاہیوں کی صحت اچھی بناؤ۔
(۲) انکے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو اور بھلائی کا وعدہ کرو۔
(۳) نصیحت کرنے میں اختصار ملحوظ رہے کیونکہ بہت باتیں بھول جاتی ہیں۔
(۴) اپنے نفس کی اصلاح کرو تاکہ دوسروں کو بھی خیال ہو۔
(۵) دشمنوں کے قاصدوں کی عزت کرو۔ ان کو اپنے پاس بہت کم ٹھہراؤ ایسا نہو کہ وہ تمھارے حال سے آگاہ ہو جائیں انھیں ایسی جگہ رکھو جہاں تمھارے لشکر کا سامان درست اور عمدہ ہو۔ انسے تم خود گفتگو کرو۔
(۶) سچی بات کہو مشورہ میں صداقت کا لحاظ رکھو۔
(۷) رات کو جگا کرو اس سے تمھیں بہت سی باتیں معلوم ہونگی۔
(۸) نگہبان بہت سے مقرر کرو اور انھیں لشکر بھر میں پھیلا دو انکی غفلتوں کی عمدگی کے ساتھ باز پرس کرو۔ زیادتی نہ کرو۔ رات کے پہرہ میں باری مقرر کردو جو رات کے پہلے حصہ میں پہرہ دے اس سے دیر تک کام لو دوسرے میں پہلے سے کم۔
(۹) مجرم کو سزا دینے سے خوف زدہ نہو مگر اسکے پیچھے نہ پڑ جاؤ۔
(۱۰) لشکر سے بیخبر نہ ہو جاؤ نہیں تو کام بگڑ جاویگا لشکریوں کی پردہ دری نہ کرو ان کے عیوب کو نہ ڈھونڈو۔
(۱۱) سچے اور باوفا لوگوں کو ہمنشیں بناؤ۔

(۱۲) نہایت خلوص سے پیش آؤ۔ کمزور نہ ہو ورنہ سب کمزور ہوجائینگے۔
(۱۳) عابدوں اور گوشہ نشینوں کو نہ چھیڑو۔

فوجونکی روانگی اور شام میں پھیلنا

یہ ہیتناک اسلامی لشکر روانہ ہوا اور شام میں پھیل گیا۔

چنانچہ

ابو عبیدۃ نے جابیہ میں۔ یزید بن ابی سفیان نے بلقار میں شرجبیل بن حسنہ نے بصریٰ میں۔ عمرو بن عاص نے عربہ میں اپنی فوجیں اتاردیں جب رومیوں نے دیکھا کہ اسلام کے بے پناہ اور جرار لشکر نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور رہائی کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو اپنے بادشاہ ہرقل سے جو بیت المقدس میں تھامدد مانگی۔

شام کی پہلی لڑائی

رومیونکی ایک جماعت مقام عربہ پر جو فلسطین میں ہے جمع ہوکر جنگ کی خواہشمند ہوئی ابوامامہ باہلی نے فوراً اپنا دستہ لیکر حملہ کیا اور فتح حاصل کی لشکر اسامہ بن زید کے بعد یہ پہلی لڑائی تھی۔

شام کی پہلی صلح

ابوعبیدہ نے بلقار کے ایک حصہ پر حملہ کیا مگر صلح ہوگئی یہی شام کی پہلی صلح تھی۔

مسلمانوں سے صلح کر لینا بہتر ہے

(رومیوں کی اپنے بادشاہ سے نافرمانی)

جب رومیوں کا خط انکے بادشاہ ہرقل کو ملا تو اس نے ان الفاظ میں جواب دیا مصلحت اسی میں ہے کہ تملوگ مسلمانوں سے صلح کر لو بلکہ اگر تم نصف ملک شام بھی دیکر مصالحت کر لوگے تو خدا کی قسم بہت مزے میں رہوگے کیونکہ تمھارے لئے نصف شام اور پورا روم بچ جائیگا یا درکھو اگر لوگوں نے ایسا نہ کیا تو مسلمان ملک شام اور نصف روم فتح کر لیں گے"

مگر رومیوں نے اپنے بادشاہ کی نافرمانی کی۔

رومیوں کی تیاری

جب بادشاہ روم نے دیکھا کہ رعایا نافرمانی پر آمادہ ہے تو وہ رومیوں کو جمع کر کے حمص کی جانب روانہ ہوا اور اپنے کثیر التعداد لشکر کے مختلف دستے طیار کر کے مسلمانوں کے ہر دستہ کے مقابلہ میں ایک دستہ رومیوں کا متعین کیا تاکہ مسلمانوں کی قوت ایک ساتھ ضعیف ہو جائے۔

فوجوں کی تقسیم

لشکر کے تیار ہو جانے کے بعد ہرقل نے اپنے بھائی تذارق کے ساتھ نوے ہزار نوجوانوں کو عمر بن العاص کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ جرجیر ابن تودر کو پچاس ہزار سپاہیوں کے ساتھ یزید کے مقابلہ کے لئے بھیجا فیقار ابن نسطوس کو ساٹھ ہزار رومیوں کے ساتھ ابو عبیدہ سے جنگ کرنیکو بھیجا۔ اور وراقص کو چالیس ہزار جانبازوں کے ساتھ شرجیل سے لڑنیکو روانہ کیا غرضکہ اسی طرح اپنی کل فوجوں کو تقسیم کر دیا

اسلامی فوج کے افسرونکا نامہ وپیام

(یرموک میں اجتماع)

اسلامی لشکر کے افسرون نے جب رومیوں کے عظیم الشان لشکر کو دیکھا تو فورا عمر بن العاص سے جنگ کے بارے میں مشورہ طلب کیا انھوں نے جواب دیا کہ ہملوگوں کو چاہیے کہ ایک جگہ پر جمع ہوجائیں کیونکہ تنہائی میں ہماری فوج تتر بتر ہوجائیگی اور حالت اجتماع میں ہمیں کوئی مغلوب نہیں کرسکتا جب حضرت ابوبکر کی رائے طلب کی گئی تو انھوں نے یہی جواب دیا اور حکم دیا کہ تم لوگ مقام یرموک میں نہایت مضبوطی واطمینان کے ساتھ جمع ہوجاؤ اس حکم کے سنتے ہی تمام مسلمان اسی مقام پر جمع ہوگئے یرموک شام میں ایک وادی کا نام ہے:۔

مسلمانوں کی مدد کے لئے فوج آنا۔

عراق سے حضرت خالد کی روانگی

جب مسلمانون نے رومیونکی کثرت دیکھی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مدد کے طالب ہوئی۔ حضرت ابوبکر نے عراق میں حضرت خالد بن ولید کے پاس خط لکھا کہ تم اپنی نصف فوج کو مثنی بن حارثہ کی ماتحتی میں چھوڑو اور نصف فوج کو لیکر فوراً یرموک جاؤ اور وہاں کی تمام افواج کی نگہداشت کرو

حضرت خالد فرمان کے مطابق ۹ ہزار بہادروں کو ساتھ لیکر عراق سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں اپنے مقابلین کو پسپا کرتے ہوئے ارک پہونچے وہاں کے لوگوں نے صلح کرلی۔ تدمر کی طرف گئے وہاں کے لوگ محصور ہوگئے قریتین پہونچے اسکو فتح کیا وہاں قضاعہ کے لوگوں سے بنو مشجعہ نے صلح کرلی پھر مرج راہط پہونچے وہاں غسان پر حملہ کیا اسکے بعد اپنے دستہ کو غوطہ

کی جانب روانہ کیا اور ان لوگوں کو مغلوب کر کے راستہ صاف کر لیا۔

حضرت خالد نے پہلا شہر شام میں فتح کیا

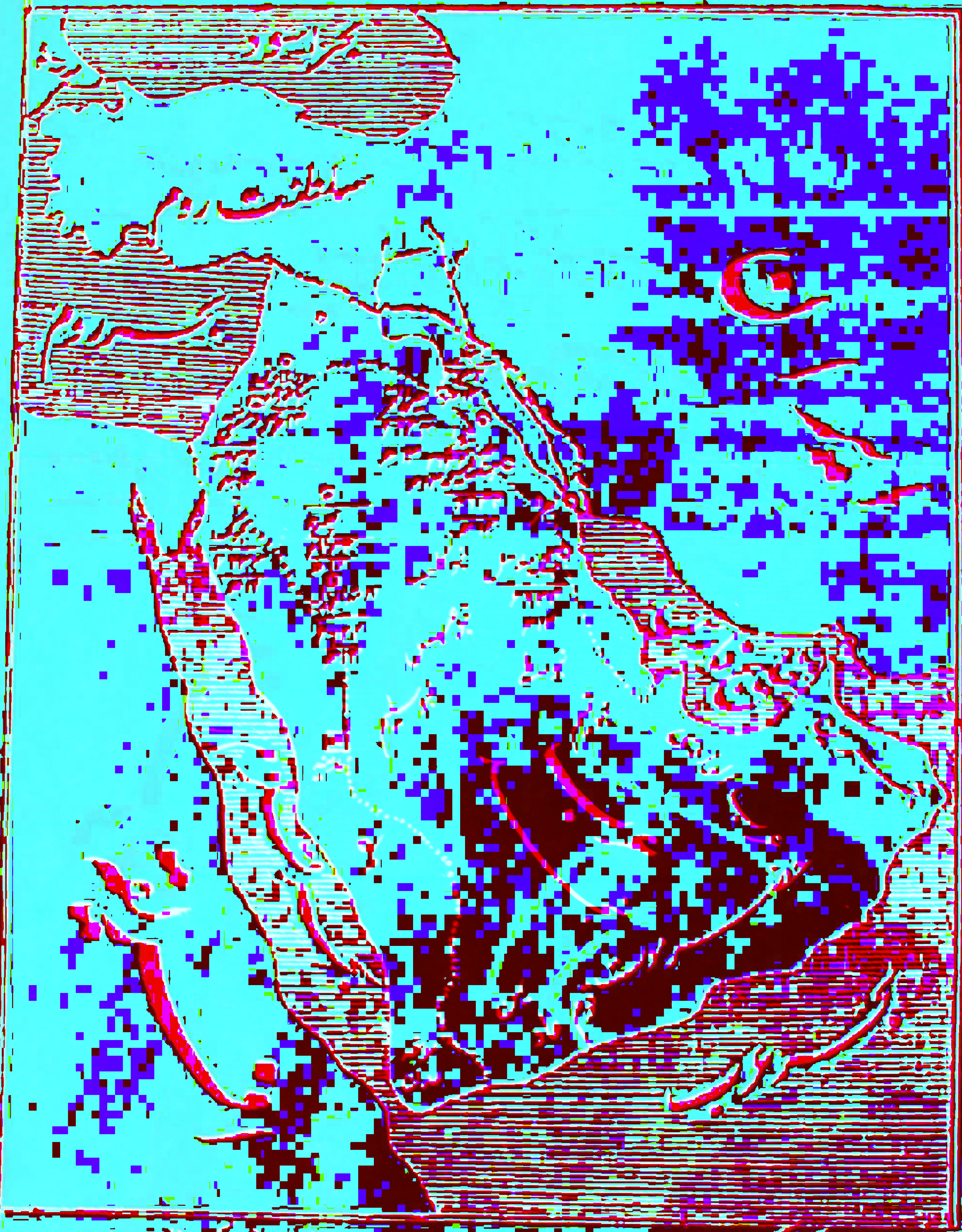
ان فتوحات کے بعد حضرت خالد بصریٰ گئے وہاں لشکر کشی کر کے اسکو فتح کر لیا۔
یہ پہلا شہر تھا جو حضرت خالد نے شام میں فتح کیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ اسلامی بنیاد کیونکر مستحکم ہوئی؟۔
۲۔ اشاعت و فتح اسلامی کی بنیاد کس نے ڈالی؟
۳۔ عراق کی لڑائیوں کی مختصر کیفیت بیان کرو؟۔
۴۔ فارسیوں سے پہلا جزیہ کب لیا گیا؟
۵۔ جیش عراق کا سردار کون تھا؟۔
۶۔ سرداروں کو حضرت ابوبکر نے کیا تعلیم فرمائی؟۔
۷۔ شام میں فوجی افسران نے کیا کام کیا؟۔
۸۔ شام کی پہلی لڑائی کیونکر ہوئی؟۔
۹۔ رومیوں نے اپنے بادشاہ کی نافرمانی کیونکر کی؟
۱۰۔ لشکر روم کسطرح تیار کیا گیا؟۔
۱۱۔ سرداران لشکر اسلام کہاں جمع ہوئے؟۔
۱۲۔ عراق و شام کے راستہ میں حضرت خالد نے کیا کیا؟
۱۳۔ حضرت خالد نے شام میں پہلے کونسا شہر فتح کیا۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر اسامہ کو تیار کر کے مرتدوں سے



خلافت صدیق

جنگ کی اسطرح اسلام کو بہت قوت حاصل ہو گئی اب حضرت ابو بکر کو اسلامی اشاعت کی فکر ہوئی چنانچہ آپ نے چند لشکروں کو حضرت خالد کی سرداری میں عراق بھیجا وہاں چند لڑائیاں ظہور میں آئیں جن میں فتح مسلمانوں ہی کو حاصل ہوئی۔ مقام حیرہ کے لوگوں نے اقرار جزیہ کر کے صلح کر لی یہی پہلا جزیہ ہے جو مسلمانوں نے فارس کے لوگوں سے لیا اسکے بعد چند افواج کو شام بھیجا گیا فوجوں کے مختلف دستے بنائے گئے تھے ہر ہر دستہ کا ایک سردار تھا سرداروںکو مختلف نصیحتیں کی گئی تھیں جب یہ لشکر شام پہونچا تو رومیوں نے اپنے بادشاہ سے مدد چاہی اسنے صلح کا حکم دیا مگر اس حکم کی نافرمانی کی گئی، مجبوراً شاہ روم نے لشکر تیار کیا مسلمان بھی یرموک میں جمع ہو گئے حضرت ابو بکر نے انکی مدد کے واسطے حضرت خالد کے عراق سے شام کی جانب کوچ کا حکم دیا شام میں پہلی لڑائی اہل عربہ سے ہوئی شام کی پہلی صلح بلقاء میں ہوئی۔

حضرت خالد نے شام میں پہلی لڑائی کو فتح کیا۔

تیسرا سبق

(جنگ یرموک اور فتح شام)

حضرت ابو بکر کی وفات

(دونوں لشکروں کی سرداری)

حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ لشکر اسلام کے سردار تھے اور باہان نامی ایک شخص لشکر روم کا افسر مقرر ہوا رومی لشکر کے ساتھ پادریوں کی بھی ایک جماعت تھی جو لڑائی پر آمادہ کرتی تھی۔

حضرت خالد کا خطبہ

جب رومیوں کے ۲ لاکھ ۴۰ ہزار سپاہی اور مسلمانوں کے ۳۶ ہزار جوان مرد باہم مقابلہ کے لئے تیار ہوئے تو مسلمان اپنی عادت کے موافق مختلف جماعتوں کی شکل میں نکلنے لگے،

اسی وقت حضرت خالد نے خطبہ فرمایا اور مندرجہ ذیل باتیں فرمائیں۔
آج فخر و غرور نا زیبا ہے ہم روزانہ سرداری بدلتے رہیں گے آج ایک سردار ہوگا تو کل دوسرا حتیٰ کہ تم میں کا ہر شخص سردار ہوگا مگر آج مجھے سرداری کی اجازت دو تمام فوج حضرت خالد کو سردار بناکر میدان جنگ کی طرف مطمئن ہوکر روانہ ہوئی۔

مقابلہ

اب رومی لشکر اس شان سے مقابلہ کے لیے بڑھا کہ دیکھنے والی نگاہیں ششدر رہ جاتی تھیں رومی اس سے پہلے ایسی عظمت کے ساتھ کبھی نہ نکلے تھے مسلمانوں نے بھی وہ شان و شوکت دکھلائی کہ دیکھنے والے عش عش کرتے تھے بلکہ خود وہ اپنے جلال پر حیرت زدہ تھے جو وقت حضرت خالد اپنے چالیس پر جوش دستوں کے ساتھ رومیوں کے مقابلہ ہوئے عجب سماں تھا۔

مقابلہ کے وقت حضرت خالد نے ایک دستہ جس کے سردار ابو عبیدہ تھے بیچ میں مقرر کیا ایک دستہ فوج کے بائیں جانب عمرو و شرجبیل کی افسری میں متعین کیا دوسرا دستہ بائیں جانب رکھا جس کے جنرل یزید بن سفیان تھے اسکے بعد ہر دستہ کا الگ الگ ایک افسر مقرر کرکے نہایت باقاعدہ طور پر فوج کو ترتیب دیا۔

مسلمان کم اور رومی زیادہ ہیں

جب دونوں جماعتیں مقابل ہوئیں تو ایک شخص نے حضرت خالد سے کہا کہ مسلمان بہت کم اور رومی بہت زیادہ ہیں۔

حضرت خالد نے نہایت پر جوش الفاظ میں یوں جواب دیا کہ مسلمان بہت زیادہ ہیں اور رومی سپاہی بہت کم ہیں کیونکہ زیادتی و کمی فتح و شکست پر موقوف ہے۔

حضرت ابو بکر کی وفات

(اور حضرت خالد کی معزولی)

لڑائی نہایت تیزی سے ہو رہی تھی دونوں طرف کے جانباز نوجوان اپنے اپنے جوش و بہادری کے جوہر دکھا رہے تھے۔

کہ مدینہ سے ایک قاصد آیا اور حضرت ابو بکر کی وفات اور حضرت خالد کی معزولی اور ابو عبیدہ کی سرداری کی خبر سنائی۔

معزولی سے حضرت خالد نے کوئی اثر نہ لیا

معزولی کی خبر سنکر حضرت خالد غضبناک اور چیں بجبیں نہ ہوئے بلکہ نہایت پوشیدگی کے ساتھ برابر لڑتے رہے حضرت ابو عبیدہ نے بھی اپنی سرداری کا اعلان کر کے نظام لشکر کو برباد نہیں کیا بلکہ اسیطرح جانبازی دکھاتے رہے اسی حالت میں ایک دفعہ رومیوں نے ایسا پر جوش حملہ کر دیا کہ اس فوج کو جو عکرمہ اور ان کے چچا حارث بن ہشام کی ماتحتی میں لڑ رہی تھی پیچھے ہٹنا پڑا

کون موت کیلئے بیعت کریگا

آخری جنگ

عکرمہ نے کہا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ہر مقام پر جنگ میں شریک رہا کیا آج مجکو پیچھے ہٹ جانا پڑیگا کیا آج میں شکست کھا جاؤں گا یہ کہکر پرجوش نعرہ لگایا اور ندا کی کہ کون ہے جو موت پر بیعت کرے کیا ایسا کوئی نہیں جسکو میرے جینے کی پروا نہو سبحان اللہ عظیم الشان و پرجوش لشکر اسلام میں کیا کوئی بزدل بھی تھا کیا کوئی سپاہی ایسا بھی تھا جو بزدلانہ زندگی بسر کرنا چاہتا تھا ہرگز نہیں۔ حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور فی نے چار سو مسلمانوں کو لیکر بیعت کی۔ اور حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے ایسا پرجوش حملہ کیا کہ رومیوں کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ مسلمانوں کی بے پناہ تلواروں کی تاب نہ لاسکے آخر کار پسپا ہو گئے ہمنشیں چھوٹ گئے۔ لشکر میں ہلچل مچ گئی بھگدڑ مچ گئی۔ جب مسلمانوں کو دشمن کے فرار کی خبر ہوئی تو ایسا دلیرانہ حملہ کیا کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ اپنی خندقوں کی طرف بھاگے تھوڑی دیر میں ہزاروں دشمن مقتول وزخمی ہو گئے۔

میں حضرت عمر کے لئے نہیں لڑتا

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت خالد کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت عمر نے انھیں معزول کر دیا تو انپر کوئی اثر نہ پڑا اور برابر لڑتے ہی رہے لوگوں نے سبب دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عمر کے لئے نہیں لڑتا۔

حضرت ابوبکر کی بیماری

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پندرہ روز تک بخار آتا رہا جب یہ مرض

اور سخت ہوا تو آپ نے بڑے بڑے صحابہ کو جمع کر کے مسئلہ خلافت میں مشورہ کیا اور حضرت عمر کو خلافت کا عہد نامہ لکھدیا۔

اسلام میں خلافت کے لیے پہلا عہد نامہ

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلوت میں بلا کر حضرت عمر کے لیے عہد نامہ یوں لکھوایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ عہد ہے جسکو ابوبکرؓ بن ابی قحافہ نے مسلمانوں سے لیا میں نے حضرت عمرؓ کو تم لوگوں کا خلیفہ بنایا میں تمھاری بہتری بہبودی کے متعلق قسم نہیں کھاتا اگر حضرت عمر ثابت قدم اور منصف رہے تو یہی اُن سے امید ہے اگر بدل جائیں ظلم کریں تو مجھے علم غیب تو ہے نہیں میں تو تم لوگوں کی بہتری چاہتا ہوں ہر شخص جیسا کرے گا ویسا بھریگا اور عنقریب ظالموں کو انکا انجام معلوم ہو جائیگا اسکے بعد عہد نامہ پر حضرت رسولخدا کی مہر ثبت کی گئی اور لوگوں کو سنادیا گیا یہاں تک کہ لوگوں نے حضرت عمر سے بیعت کی اور حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو، حق وانصاف کے متعلق وصیتیں فرمائیں۔

حضرت ابوبکر کی وفات

حضرت ابوبکر نے ۶۳ سال کی عمر میں دو برس ۳ مہینے ۱۳ دن خلافت کا حق ادا کرنے کے بعد ۲۲۔ جمادی الثانی ۱۳ھ شب سہ شنبہ کو بخار کی حالت میں وفات پائی اور حضرت عائشہ کے حجرہ میں حضور صلعم کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اجمالی

حضرت ابوبکر کی سیرت ان کے اس خطبہ سے ظاہر ہے جو انھوں نے ابتدار خلافت میں دیا۔

خطبہ

اے لوگو۔ میں تمھارا خلیفہ بنایا گیا مگر میں تملوگوں سے بہتر نہیں ہوں تم میں کا قوی شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے دوسروں کا حق لے نہ لوں اور تم میں کا ضعیف میرے نزدیک قوی ہے جب تک کہ میں اُسے اسکا حق نہ دلوا دوں۔

اے بھائیو۔ میں متبع شریعت ہوں کسی نئے راستہ کا موجد نہیں اگر میں نیکی کا راستہ اختیار کروں تو میری مدد کرو اگر کجروی اختیار کروں تو مجھے سیدھا راستہ بتاؤ (یہ وہی ہے جسکو آجکل جمہوریت کہتے ہیں)۔

حضرت خالد کی معزولی کا سبب

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے جو کام انھوں نے کیا وہ حضرت خالد کی معزولی اور ابو عبیدہ کا تعین تھا آپ نے فرمایا کہ میں خالد کو کسی جرم یا غصہ کے سبب نہیں معزول کرتا بلکہ یہ کام میں نے اس لئے کیا کہ وہ حملوں میں بڑے تیز اور جلد باز تھے جس سے لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔

دمشق کا محاصرہ

جب اہل یرموک کو شکست ہوئی تو حضرت ابو عبیدہ نے بشیر بن کعب

حموی کو وہاں کا خلیفہ بنا کر منتشر لشکر کو ایک جگہ جمع کیا۔ اتنے میں معلوم ہوا کہ دشمن مقام فحل میں پھر جمع ہو رہے ہیں جب حضرت عمر کو اسکے متعلق خط لکھا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ دمشق پر حملہ کرو کیونکہ شام کا قلعہ وہی ہے حکم کے موافق حضرت ابو عبیدہ نے فوج کی تقسیم کر کے ۱۷ روز تک دمشق کا سخت محاصرہ کیا۔

رومیوں کا اپنے جنگی محاذوں سے ہٹنا

جب دمشق گھیر لیا گیا تو ہرقل نے اپنے شہسواروں کے ذریعہ سے اہل دمشق کی مدد کرنی چاہی مگر مسلمانوں کی زبردست سپاہ جو حمص میں پڑی ہوئی تھی مانع ہوئی اسی اثناء میں پوپ کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اسی کی خوشی میں ایک بڑی دعوت کا انتظام ہوا اہل دمشق دعوت کھانے میں اسطرح مصروف ہوئے کہ جنگی محاذوں کی خبر نہ رہی۔

حضرت خالد کی بیداری اور شہر پناہ پر چڑھنا

رومیوں کے جنگی محاذوں کو چھوڑ دینے کی خبر سوائے حضرت خالد کے اور کسی کو نہیں ہوئی۔

کیونکہ رومیوں کی کوئی بات انسے پوشیدہ نہیں رہتی تھی انھوں نے کچھ رسیاں بھی تیار کیں تھیں جو سیڑھیوں کا کام دیتی تھیں۔ جب شام ہوئی تو حضرت خالد نے چند آدمیوں کو لیکر اپنی فوج سے کہا کہ جب تم شہر پناہ پر تکبیر سننا فوراً چڑھ آنا یہ کہکر فصیل پر چڑھ گئے اور رسی کو ڈالدیا تاکہ دوسرے لوگ بھی چڑھ جائیں جس جگہ وہ چڑھے تھے بہت عمدہ اور شاداب جگہ تھی،

فتح دمشق

جب حضرت خالد اور انکے ساتھی فصیل کے نیچے اتر گئے تو صدا اکبر بلند کی جس کے سنتے ہی تمام مسلمان دروازہ پر پہونچ گئے اور دربانوں کو

قتل کرنا شروع کیا تھوڑی دیر میں شہر میں بھی داخل ہو گئے اس اچانک آفت سے اہل دمشق گھبرا گئے اور صلح کی درخواست پیش کی حضرت ابوعبیدہ نے اس درخواست کو منظور کر کے فتح کی خبر حضرت عمر کو پہونچائی یہ واقعہ سنہ ۱۴ھ کا ہے۔

شام کے بعض دیگر شہرونکی فتح

اس کے بعد لشکر اسلام نے عرقہ۔ جبلہ۔ لاذقیہ۔ انطرطوس۔ بیروت صیدا۔ بیسان۔ طبریہ۔ قیساریہ۔ غزہ۔ سبطیہ۔ نابلس۔ والا۔ عمواس بیت جبرون و یافا وغیرہ کو یکے بعد دیگرے فتح کیا۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ یرموک میں فوج کا افسر کون بنایا گیا؟۔
۲۔ لشکر اسلام و لشکر روم کی تعداد بتاؤ؟۔
۳۔ خالد نے کیا کہا؟ ۴۔ حضرت ابوبکر نے کب وفات پائی؟۔
۵۔ عمر رضہ نے خالد کے ساتھ کیا کیا؟۔ ۶۔ کیا حضرت خالد معزولی سے متاثر ہوئے؟
۷۔ آخری لڑائی کیونکر ہوئی؟ ۸۔ اسلام میں پہلا عہد نامہ خلافت کیونکر لکھا گیا؟
۹۔ ابوبکر کی سیرۃ اجمالی بیان کرو؟۔ ۱۰۔ دمشق کتنے دنوں محصور رہا؟
۱۱۔ دمشق کیونکر فتح ہوا؟۔ دمشق کے بعد کونسے شہر فتح کئے گئے؟۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

یرموک میں حضرت خالد فوج کے افسر بنائے گئے اسلامی سپاہیوں کی تعداد ۲۶ ہزار اور رومیونکی دو لاکھ ۴۰ ہزار تھی حضرت خالد نے لشکر کو

نہایت عمدگی سے ترتیب دیا تھا۔ رومیوں سے لڑائی ہو رہی تھی کہ خبر آئی کہ حضرت ابوبکر نے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ میں وفات پائی۔

اور حضرت عمر نے زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لیکر حضرت خالد کو معزول کیا مگر انھوں نے اس معزولی سے کوئی اثر نہیں لیا اور برابر لڑتے رہے اسلام میں سب سے پہلا عہدنامہ خلافت حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کے لیئے لکھا حضرت ابوبکر کی عادت تھی کہ حق بات میں کسی کی ملامت کا خیال نہ فرماتے تھے جب حضرت خالد کے بجائے حضرت ابوعبیدہ سردار ہوئے تو انھوں نے شام کی طرف کوچ کیا اور ستر روز کے محاصرے کے بعد حضرت خالد کی تدبیر سے ۱۴ھ میں بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا۔

چوتھا سبق

فتح شام کا تتمہ

جنگ اجنادین

اگر انکے بادشاہ کا لڑکا بھی چوری کرے تو اسکا ہاتھ کاٹ لیں

منجملہ اُن جنگوں کے جو فتوح شام میں واقع ہوئیں جنگ اجنادین بھی ہے۔ حضرت عمر ابن العاص مقام عربہ میں تھے تمام مسلمان وہاں ان کی مدد کے لئے گئے۔

رومیوں کے سردار نے قیقلار نامی ایک شخص کو لشکر اسلام کی جاسوسی کے لیے بھیجا جب وہ واپس آیا تو فوج کے جنرل نے حالات پوچھے اسنے بیان کیا کہ مسلمان رات میں راہب اور دن میں شہسوار بن جاتے ہیں حق پرست

اتنے ہیں کہ اگر ان کے بادشاہ کا لڑکا بھی چوری کرے تو اسکا ہاتھ کاٹ لیں
اگر کوئی زنا کرتا ہے تو رجم کر ڈالتے ہیں ۔ جنرل نے کہا اگر یہ باتیں سچی ہیں تو
زمین میں دھنس جانا ان کے مقابلہ سے بہتر ہے۔

بیت المقدس کا محاصرہ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کے بعد مقام اُرْدُن
کیجانب روانہ ہوئے وہاں پہونچ کر لشکر کو جمع اور بیت المقدس کا قصد کرکے
وہاں کے پادریوں کے پاس ایک خط بھیجا جس میں انکو اسلام کی دعوت دی تھی
مگر جب انھوں نے انکار کیا تو محاصرہ کرکے ان کو خوب تنگ کیا یہانتک کہ
انھوں نے تنگ ہوکر صلح کی درخواست کی مگر اس شرط پر کہ صلح کے شرائط
خلیفہ کے ہاتھوں پر طے ہوں ۔ اس کی خبر فوراً حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو پہونچائی گئی ۔

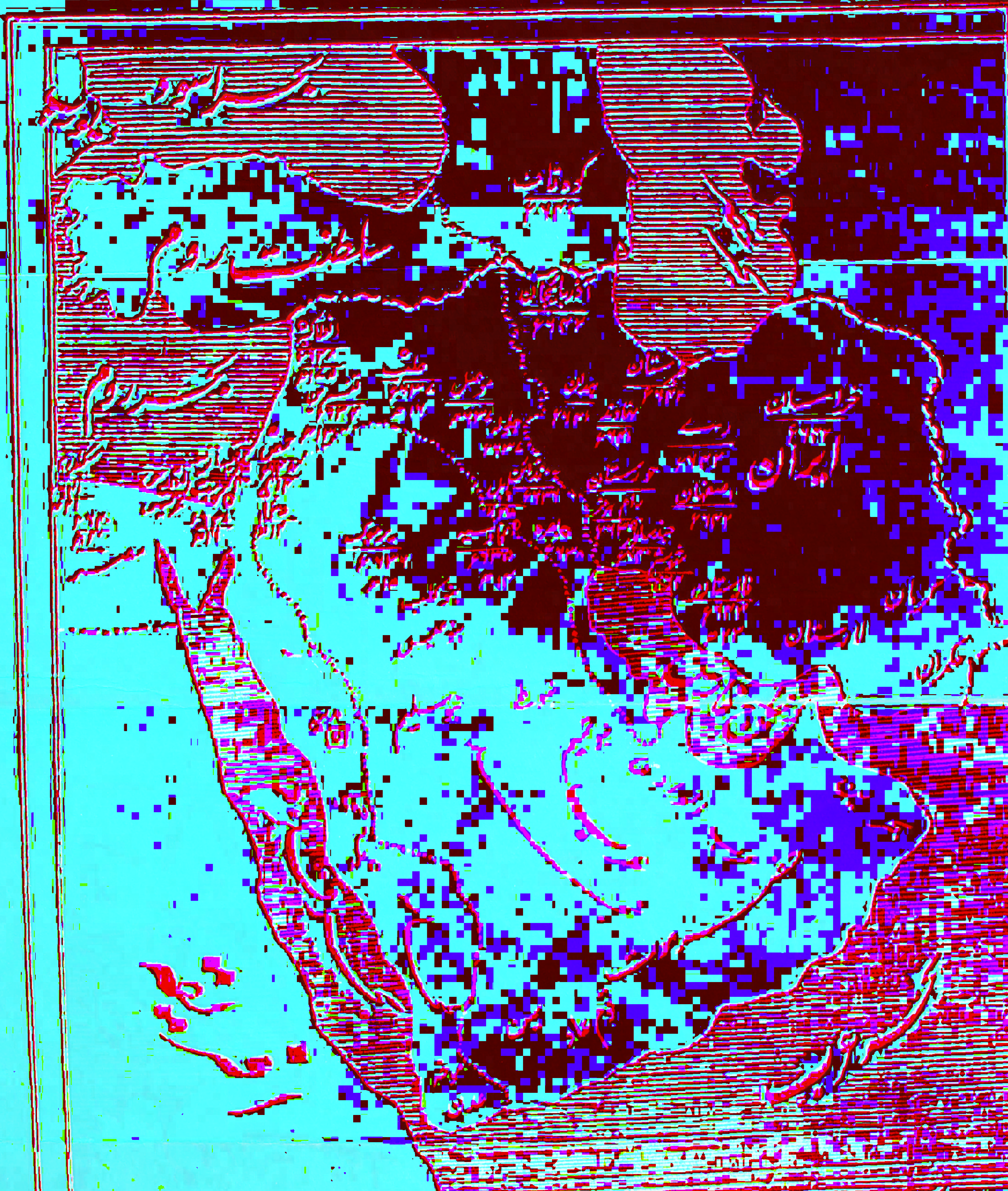
خلیفہ کا اوّل مرتبہ مرکز خلافت سے ہٹنا

حضرت ابو عبیدہ کے خط کے ملتے ہی حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع کرکے
اپنے سفر کے متعلق مشورہ طلب کیا لوگوں نے بالاتفاق ان کے سفر کا مشورہ دیا
آپ نے فوج کو جمع کیا اور اپنی جگہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بناکر روانہ ہوئے
یہ پہلے خلیفہ تھے جنھوں نے دار الخلافت کو چھوڑکر سفر کیا۔

بیت المقدس میں ذمیوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا گیا

جب حضرت عمر بیت المقدس کے پاس پہونچے تو انکے پاس ایک عیسائی آیا
اس نے فریاد کی کہ اے خلیفہ وقت میں ذمی ہوں اور یہ میرا باغ ہے آپکی
فوج نے اس کو سخت نقصان پہونچایا۔

وہاں کے لوگ مسلمان بھی ہوئے۔



جہالت کی اندھیریں مٹا دینے والے
ہر اک کام عزت پہ چمکا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے

کمانوں کی بنیاد ڈھا دینے والے
خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے
فقط ایک امت بنانے والے

استخلاف فاروق

مستقر خلافت ⊡ مدینہ — حدود خلافت ------

سنہ ۱۳ تا ۲۳ ہجری مطابق ۶۳۴ تا ۶۴۴ء

ہر نشان ... سنہ ... ہ

انتباہ — آپ کی فتوحات کا دائرہ ایران و مصر تک وسیع ہو گیا۔ ہر مقام کے نیچے سن فتح درج ہے۔

(ڈاکٹر ...)

حضرت عمر فوراً ایک گھوڑے پر سوار ہو کر تیزی کے ساتھ آگے روانہ ہوئے راستہ میں حضرت ابوہریرہ کو دیکھا کہ وہ اس باغ سے انگور لئے جارہے ہیں آپ نے فرمایا ابوہریرہ کیا تم اس کام میں شریک ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم سخت بھوکے تھے اس لئے ہمارا سب سے زیادہ حق تھا۔

حضرت عمر جب باغ میں پہونچے تو وہاں بہت سے آدمیوں کو دیکھکر اس ذمی کو بلایا اور اس باغ کی قیمت دریافت کرکے دام اسکے حوالے کیے۔ اب لشکر کو آزادی ہو گئی۔

بیت المقدس کی فتح بذریعہ صلح

جب حضرت عمر مقام جابیہ میں میں پہونچے تو ارطبون رومی لشکر کا سردار مصر بھاگ گیا حضرت عمرؓ کے پاس تمام رؤسا بیت المقدس جمع ہوئے اور جزیہ کی ایک متعین مقدار پر صلح ہو گئی دو معاہدے لکھے گئے ایک مسلمانون کے پاس رہا دوسرا رومیوں کو دیا گیا یہ ۱۶ھ کا واقعہ ہے۔

حضرت ابوبکر مجھسے زیادہ مردم شناس تھے

جب حضرت عمر نے شام میں حضرت خالد کے عمدہ کارنامے دیکھے تو فرمایا کہ اللہ ابوبکر پر رحم کرے وہ مجھسے زیادہ مردم شناس تھے اس کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے۔

فتح حلب

جب بیت المقدس کا معاملہ ختم ہو گیا تو حضرت ابوعبیدہ حلب کیطرف روانہ ہوئے اور اسکا محاصرہ کرنے کے بعد جزیہ پر صلح کر لی کچھ دنوں میں وہاں کے لوگ مسلمان بھی ہو گئے۔

اسکے بعد انطاکیہ پر چڑھائی کی وہاں اگرچہ جرار فوج تھی مگر فتح مسلمانوں کے ہاتھ رہی ۔ اور جزیہ پر صلح کر لی گئی اسکے بعد منبج ۔ عینتاب اور اسکے اطراف یکے بعد دیگرے فتح ہوئے یہ سنہ ۱۶ھ کا واقعہ ہے ۔

اے شام رخصت

جب تمام شہر فتح ہو گئے تو ہرقل شام سے بالکل مایوس ہو گیا اور مقام رہا سے قسطنطنیہ چلا گیا چلتے وقت ایک ٹیلہ پر چڑھا تاکہ اپنے محبوب شہر پر ایک نگاہ پھر ڈالے جب اچھی طرح دیکھ چکا تو حسرت کے ساتھ کہا اے شام رخصت اب میں تجھے کبھی نہ دیکھ سکونگا ۔

فتح مصر

فتح بیت المقدس کے بعد عمرو بن العاص مصر پر چڑھائی کرنے کی اجازت لیکر زبیر بن العوام کے ساتھ ریف پہونچے اور وہاں کے ایک پادری سے کہا کہ تین یوم کا تمکو موقعہ دیا جاتا ہے اسی مدت میں یا تو اسلام کو قبول کرو یا جزیہ دو ۔ وہ مقوقس روم کے بادشاہ کے پاس بغرض مشورہ گیا وہاں اَرطبون جس نے بیت المقدس سے فرار کیا تھا موجود تھا اس نے دونوں باتوں سے انکار کر کے بادشاہ کو جنگ کی صلاح دی جنگ میں مسلمانوں نے فتح حاصل کر کے محاصرہ کر لیا آخر کار جزیہ پر صلح ہو گئی یہ واقعہ سنہ ۱۹ھ میں ہوا ۔

فتح اسکندریہ ۔

جب مصر فتح ہو گیا تو عمرو بن العاص نے وہاں ایک خیمہ نصب کیا جہاں آج مسجد قائم ہے اسکے بعد سنہ ۲۰ھ میں لشکر اسلام اسکندریہ پہونچا ۔ راستہ میں رومیوں اور قبطیوں کے ایک لشکر سے ملاقات ہوئی ۔ دونوں میں مقابلہ ہوا

بہت سے رومی قتل ہوئے جب اسکندریہ فتح ہو گیا اور وہاں کے لوگوں نے رعایا بننا قبول کر لیا تو عمرو بن العاص نے وہاں ایک فوج ان کی حفاظت کے لیے چھوڑ دی۔

فتح برقہ وطرابلس

۲۲ھ میں حضرت عمرو بن العاص لشکر لیکر برقہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں کے لوگوں نے جزیہ پر صلح کر لی اسکے بعد لشکر طرابلس الغرب کیجانب متوجہ ہوا اور محاصرہ کے بعد اسکو بھی فتح کر لیا۔

فتح عراق

جب حضرت خالد عراق سے شام چلے گئے تو فوج کی سرداری مثنیٰ ابن حارثہ کو ملی یہ اپنی فوج کے ساتھ مقام حیرہ میں مقیم تھے کسریٰ نے ۱۳ھ لشکر ہرمز کی سرداری میں لڑنے کے لئے بھیجے سخت لڑائی کے بعد مسلمانوں نے فارسی لشکر کو شکست دی یہ لڑائی حضرت ابوبکر کے اخیر زمانہ خلافت ہوئی تھی۔

حضرت عمر کا بھیجا ہوا عراق میں پہلا لشکر

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر بیٹھے تو انھوں نے پہلا لشکر عراق میں مثنیٰ کی مدد کے لیے بھیجا جب یہ لشکر ابی عبید بن مسعود کی ماتحتی میں عراق پہونچا تو فارس والوں نے رُستم کی سرداری میں ایک عظیم الشان لشکر بھیجا اور جنگ جسر کا منحوس واقعہ پیش آیا جس میں چار ہزار مسلمان شہید ہوئے اور کل تین ہزار بچے۔

[illegible] اقبال [illegible]

فارسیوں کی شکست

[illegible]

[illegible]

روجیلوں کی اتفاق

[illegible]

[illegible] بادشاہ تسلیم کیا

[illegible] عجم کو پامال کر دیں

[illegible]

کا سردار بنایا ان کے لشکر میں چار ہزار بہادر تھے جس میں عمر بن معدی کرب جیسے شجاعان عرب بھی شریک تھے اسکے بعد چار ہزار سپاہی اور ان کی مدد کے لیے بھیجے گئے۔

مثنیٰ کی وفات

حضرت سعد راستہ ہی میں تھے کہ حضرت مثنیٰ کے وفات کی خبر معلوم ہوئی اس وقت انکے پاس ، ہزار فوج تھی بعد کو اشعث بن قیس بھی تیس ہزار فوج کے ساتھ انسے جا ملے۔

دستوں کی ترتیب اور قادسیہ پر حملہ

حضرت سعد نے فوج کو جنگی اصول کے موافق مختلف دستوں میں تقسیم کر کے ہر دس آدمی کا ایک افسر علیحدہ مقرر کیا اور لشکر کے اگلے حصہ کو درست کرنے کے بعد قادسیہ کی جانب بڑھنے کا حکم دیا۔

شاہ فارس کے پاس جانا

قادسیہ پہونچنے کے بعد حضرت سعد نے ایک جماعت کو یزدجرد شاہ فارس کے پاس بھیجا اس جماعت نے وہاں جاکر یہ تین باتیں یا تو اسلام لاؤ یا جزیہ دو یا جنگ کرو پیش کیں مگر وہاں سے نہایت سختی کے ساتھ جواب ملا اور اُسنے کہا کہ تم لوگ اپنے سردار سے جاکر کہدو کہ ہم عنقریب تم لوگونکو اپنے سپہ سالار کے ذریعہ سے قادسیہ کی خندقوں میں دفن کر دیں گے اس جواب کو سنکر یہ لوگ نہایت لاپروائی سے واپس آئے۔

مشق کے لیئے امتحانی سوالات

۱- جنگ اجنادین کی مختصر کیفیت بیان کرو۔ ۲ بیت المقدس کیونکر فتح ہوا؟۔
۳- حضرت عمر نے بیت المقدس کے ذمی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟۔
۴- حضرت عمر نے یہ کیوں فرمایا کہ ابوبکر مجھسے زیادہ مردم شناس تھے؟۔
۶- حلب اور اسکے اطراف کیونکر فتح کیئے گیئے؟، ہرقل نے شام سے مایوس ہوکر کیا کام کیا؟۔
۸- مصر کب فتح ہوا اسکے فتح کی کیا صورت ہوئی اور کس نے فتح کیا؟۔
۹- حضرت عمر کے عراق بھیجے ہوئے پہلے لشکر کا سردار کون تھا؟۔
۱۰- جنگ جسر میں کتنے مسلمانوں کا نقصان ہوا مثنیٰ کیسے زخمی ہوئے ان کی وفات کب ہوئی؟
۱۱- عراق کے لشکر اسلامی کے سردار کون بنائے گئے؟ ۱۲ سعد کے آدمیوں کو شاہ فارس نے کیا جواب دیا؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

فتح شام کے بعد ۱۵ھ میں بیت المقدس صلح کر کے فتح کیا گیا اس صلح میں حضرت عمر تشریف لائے یہی پہلے خلیفہ تھے جنھوں نے دار الخلافت کو چھوڑ کر سفر اختیار کیا آپ نے بیت المقدس کے ذمی کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا اسکے بعد حلب وانطاکیہ ومنبج وعینتاب اور اسکے نواح فتح ہوئے یہاں تک کہ شاہ روم نے مایوس ہوکر شام کو ہمیشہ کے لیئے خیر باد کہا بعدہٗ ۱۹ھ و ۲۰ھ میں مصر و اسکندریہ اور ۲۲ھ میں برقہ وطرابلس الغرب ہمیشہ کے لیے فتح ہوئے اس درمیان لشکر اسلام مثنیٰ کی ماتحتی میں عراق میں تھا جب حضرت عمر نے مثنیٰ کی مدد کے لشکر بھیجا تو جنگ جسر ظہور میں آئی جس میں چار ہزار مسلمانوں کا

نقصان ہوا جب حضرت عمر نے پھر امدادی فوج بھیجی تو فارسیونکو شکست ہوئی اور ثمنیٰ زخمی ہوئے پھر فارسیوں نے متفق ہو کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا ادھر حضرت عمر نے سعد کو سردار لشکر بنایا سعد راستہ ہی میں تھے کہ ثمنیٰ کے وفات کی خبر آئی حضرت سعد نے قادسیہ پہونچکر ایک جماعت کو شاہ فارس کے پاس بھیجا یہ جماعت وہاں سے سخت جواب پاکر واپس آئی۔

پانچواں سبق

فتح عراق و ایران کا تتمہ

قادسیہ کی طرف رستم کی فوج کشی

رستم دو لاکھ بہادر سپاہیوں اور ۳۳ ہاتھیوں کو لیکر ساباط کی جانب روانہ ہوا مگر لشکر اسلام سے خوف زدہ ہو کر چھ مہینہ تک دیر کرتا رہا شاہ فارس اسکو ہمیشہ جنگ کی ترغیب دیا کرتا تھا آخر کار رستم قادسیہ پہونچا۔

رستم نے صلح کی خواہش کی

وہاں پہونچکر اس نے زہرہ بن حوبہ کو بلاکر ان کے سامنے صلح کی درخواست پیش کی اور پڑوس کا واسطہ دلایا مگر انھوں نے جواب دیا کہ سوائے اسکے کہ ایمان لاؤ یا جزیہ دو یا جنگ کرو کوئی سبیل نہیں ہے رستم نے اسلام کو پسند کیا مگر اہل فارس نے اسکو نامنظور کیا۔ اس لئے رستم نے زہرہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی اس دفعہ ربعی بن عامر تشریف لائے اور دلیرانہ مع اپنے گھوڑے۔ تلوار و نیزہ کے سنہرے فرش کو روندتے چلے گئے۔ اور وہی جواب دیا جو زہرہ نے دیا تھا اور فرمایا کہ

اور جو کچھ وہ کہیں اسے تسلیم کریں۔ مگر اہل فوج نے نہ مانا آخر کار اس نے فوج کو مرتب کرکے آگے ہاتھیوں کو رکھا یزدجرد نے بھی مدائن اور قادسیہ کے درمیان ایک فوج مقرر کردی تاکہ فوج کے حالات اسکو معلوم ہوتے رہیں۔

حضرت سعد تو پھوڑوں سے پریشان تھے اٹھنے بیٹھنے سے بھی مجبور تھے۔ اس لئے انھوں نے اپنی قیام گاہ سے فوج کو لڑنے کا حکم دیدیا جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں تو مسلمان شعراء نے اس زور سے رجز کے اشعار پڑھنے شروع کئے کہ تمام ہاتھی گھبراکر پیچھے ہٹ گئے اور ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی ہرمز گرفتار ہوگیا ہاتھیوں کے ہودے گر پڑے جس سے اوپر کے لوگ بھی ہلاک ہوگئے ایرانیوں نے دوسری بار حملہ کیا لیکن بیکار رہا تیسرے دن پھر جنگ کی مگر اس روز بھی ہزیمت ہی اٹھانی پڑی۔

رستم کا قتل

تیسرے روز بڑی سخت آندھی چلی جس سے رستم کے تخت کا چتر اڑ گیا اور اس نے ایک خچر کے پیچھے پناہ لی مگر ہلال بن علقمہ نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا اور قتل کردیا۔ خود اسکے تخت پر جا بیٹھے اور بلند آواز سے کہا خدا کی قسم میں نے رستم کو قتل کردیا۔ رستم کا سر تمام لشکر میں پھرایا گیا سردار لشکر کے قتل ہوجانے کے بعد ایرانیوں کا دل ٹوٹ گیا اور وہ منتشر ہوگئے حضرت سعد نے ۱۴ھ میں فتح کی خبر حضرت عمر کو پہونچائی اور لکھا کہ قادسیہ کی فوج آپ کے حکم کی منتظر ہے

مدائن کی طرف روانگی

حضرت عمر کا حکم صادر ہوا کہ فوج مدائن کی طرف جاکر بقیہ ایرانیوں کو راہ راست پر لادے۔ حکم سنتے ہی فوج وہاں پہونچی اور اُن لوگوں سے لڑکر فتح حاصل کی اسکے بعد مدائن کے ایک شہر بہرشیر کی طرف کوچ کیا ہے۔

مدائن کا محاصرہ اور فتح

مدائن ایک نہایت مضبوط و محفوظ شہر تھا اسی میں کسریٰ کا عظیم الشان محل بھی تھا مسلمانوں نے تین مہینہ محاصرہ کرنے کے بعد اسکو بھی فتح کر لیا اور فوراً اپنے گھوڑوں کو دریائے دجلہ میں ڈالدیا۔ ایرانیوں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ دجلہ عبور کرنا چاہتے ہیں تو اُنھوں نے مقام حلوان میں جاکر پناہ حاصل کی وہیں انکا بادشاہ یزدجرد اپنے اہل وعیال سمیت تھا لشکر اسلام نے مدائن کے اندر داخل ہوتے ہی ایرانیونکے خزانوں اور عمدہ چیزونکو حاصل کر کے ۱۶ھ میں فتح کی خبر حضرت عمرؓ کو پہونچائی۔

ایوان شاہی باوجود تصاویر مسجد بنایا گیا۔

حضرت سعد نے ایوان شاہی کو مسجد بنا کر اسمیں نماز پڑھی حالانکہ اسمیں چونے کی تصویریں موجود تھیں۔

مال اور صوبوں کی تقسیم

حضرت عمر نے شرع کے موافق مال غنیمت کو تمام فوج میں تقسیم کیا اسکے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص کو انکے مفتوحہ مقامات کی امامت اور انتظام جنگ پر مامور فرمایا حضرت حذیفہ بن یمان کو ساحل فرات کا علاقہ دیا اور حضرت عثمان ابن حنیف کو دجلہ کے کنارے کے علاقہ کے انتظامات سپرد فرمائے۔

مختلف شہرونکی فتح

۱۷ھ و ۱۸ھ میں لشکر اسلام نے مختلف شہر۔ جلولاء۔ اہواز۔ سوس۔ موصل۔ تکریت۔ ماسبذان۔ قرقیسیا۔ جزیرہ۔ ارمینیا۔

وغیرہ فتح کیے۔

ہرمزان کا قصہ

جنگ ہواز میں فارس کا ایک بڑا شخص ہرمزان قید ہوا۔ اسکو لوگوں نے مدینہ میں بھیجدیا حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ تم لوگ مخالفت کیوں کرتے ہو اس نے کہا کہ ایسا نہو کہ میں آپ سے بتلانے کے قبل قتل کرڈالا جاؤں آپ نے فرمایا کہ ایسا نہو گا۔ اس نے پانی مانگا۔ جب پانی آیا تو اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں پانی پیتے ہوئے نہ قتل ہوجاؤں آپ نے تسکین فرمایا جب تک پانی نہ پی لوگے کوئی تمھارا مزاحم نہو گا یہ سنکر اس نے پیالہ زمین پر رکھدیا اور کہا کہ میں پیاسا نہیں ہوں اب تو آپ نے مجھے امن دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو رہا کردیا۔

فتح ایران

حضرت عمر نے ایران پر لشکر کشی کا حکم دیا راستہ میں فوج نے بڑے بڑے شہر مثلاً۔ خراسان۔ ازدشیر۔ سابور۔ اصطخر۔ سردیسا۔ دارابجود۔ کرمان سجستان۔ تستر۔ ھمدان۔ مکران۔ دینور۔ شیراز۔ اصفہان۔ قزوین۔ طبرستان۔ قوص۔ جرجان۔ طخارستان۔ فرغانہ۔ صفد۔ بلخ۔ بلاد دیلم وغیرہ کو سنہ ۱۹ و ۲۰ ھ میں فتح کیا؟۔

شاہ ایران کا بادشاہ چین سے مدد چاہنا

جب یزدجرد نے اپنے ملک کی حالت ناقص دیکھی تو فوراً ایک قاصد چین کے بادشاہ کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ اسکی مدد کرے اسی اثنار میں لشکر اسلام نے نہاوند کو فتح کرکے سنہ ۲۱ ھ مرد پر چڑھائی کی وہاں یزدجرد نے مقابلہ کیا مگر ناکامیاب رہا۔

اُن سے صلح کرلو

چین کے قاصد نے جب خط لاکر دیا تو اسمیں شاہ چین نے حالات عرب

دریافت کئے تھے۔ جب یزدجرد نے ان کو عربوں کی حالت سے آگاہ کیا تو اس نے
جواب دیا کہ اگر ان لوگوں میں یہ اوصاف موجود ہیں جو تم نے لکھے ہیں تو مناسب
یہی ہے کہ تم اُن سے صلح کر لو مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

اہل ایران کی بادشاہ سے نافرمانی

چونکہ فوج تنگ ہو کر مسلمانوں سے صلح کرنا چاہتی تھی اور یزدجرد اس سے خلاف
تھا اس لیے ۲۲ھ میں تمام فوجی لوگ مسلمانوں کی ماتحتی میں آ گئے۔ یزد
جرد۔ فرغانہ چلا گیا اور بقیہ زندگی ترکی بادشاہ کے پاس گذار دی ۔ آئندہ تمہیں
معلوم ہوگا کہ فارس کی فتح حضرت عثمان کے زمانہ میں تکمیل ہوئی۔

اسلام میں پہلی مرتبہ خلیفہ کی شہادت

۲۳ھ میں جب حضرت عمرؓ حج کر کے واپس آئے تو نہاوند کے ایک مجوسی ابولولو
نامی نے جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا آپ کو صبح کی نماز کے وقت اندھیرے میں
زہر سے بجھائے ہوئے خنجر سے مار دیا اسی خنجر سے اس نے ۱۲ صحابیوں کو مارا جنمیں سے
چھ شہید ہو گئے اسکے بعد خود اس نے بھی اپنی جان دیدی۔
حضرت عمر مسلمانوں کے پہلے خلیفہ تھے جو شہید کئے گئے۔

قتل کے اسباب

حضرت عمر کے قتل کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ابولولو ایک کاریگر آدمی تھا
اس نے ایک روز اپنے آقا مغیرہ کی شکایت کی حضرت عمر نے اسکو غلط سمجھ کر ٹال دیا
اسی سبب سے اس نے موقعہ پا کر آپ کو قتل کر دیا۔
حضرت عمر نے ۶۳ برس کی عمر میں دس سال اور ایک روز کم چھ مہینہ خلافت
کرنے کے بعد انتقال فرمایا۔ اور حضرت ابوبکر کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

حضرت عمر کی سیرت اجمالی

حضرت عمر فاروق رضؓ نے تمام عمر فتح اور نو آبادیوں کے قائم کرنے میں صرف کی آپ کا عدل ضرب المثل تھا۔ آپ کے انصاف کا بہترین نمونہ آپکا یہ قول ہے۔ تم اگر مجھ میں کجی دیکھو تو مجھے سیدھا کرو۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ قادسیہ میں لشکر ایران کا سردار کون تھا؟۔
۲۔ لشکر فارس کی تعداد بتاؤ اسمیں کتنے ہاتھی تھے؟۔
۳۔ رستم نے کیونکر صلح طلب کی؟۔
۴۔ حقیقت اتحاد کو کس نے ظاہر کیا؟۔
۵۔ حقیقت مساواۃ پر کس نے روشنی ڈالی؟۔
۶۔ فتح قادسیہ کی مختصر کیفیت بیان کرو؟۔
۷۔ رستم کو کس نے قتل کیا اسکے قتل کی کیفیت بیان کرو۔
۸۔ شہر مدائن کا محاصرہ کتنے دنوں تک رہا؟۔
۹۔ ایوان کسریٰ میں کیا بنایا گیا؟۔
۱۰۔ مال اور صوبوں کی تقسیم کیسے کی گئی؟۔
۱۱۔ مدائن کے بعد کون شہر فتح کئے گئے؟
۱۲۔ قصہ ہرمزان بیان کرو؟۔
۱۳۔ ملک فارس کب فتح کیا گیا؟
۱۴۔ شاہ ایران نے کس سے مدد مانگی اور کیا جواب ملا۔
۱۵۔ ایرانیوں نے اپنے بادشاہ کی کیونکر مخالفت کی۔
۱۶۔ اسلام میں پہلے کون خلیفہ قتل کیا گیا اسکو کس نے قتل کیا کیوں قتل کیا اسکی زندگی

کس کام میں بسر ہوئی؟۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

رستم نے دو لاکھ فوجوں کو لیکر ۳۳ ہاتھیوں کے ساتھ قادسیہ میں مقابلہ کیا پھر اسنے مسلمانوں سے صلح کرنے کا ارادہ کیا مگر اسکی قوم نے تسلیم نہ کیا۔ جنگ قادسیہ میں فارسیوں نے تین مرتبہ شکست کھائی رستم قتل کیا گیا اور ۱۶ھ میں قادسیہ فتح ہوگیا اسکے بعد مسلمانوں نے مدائن کا محاصرہ کرکے اسکو بھی فتح کرلیا اور ایوان کسریٰ کو مسجد بنا لیا۔ پھر حضرت عمر نے مال اور صوبوں کی تقسیم کی پھر چند مختلف شہر یکے بعد دیگرے فتح کیے گئے ہرمزان قید کیا گیا۔ جب ملک ایران کے بھی بہت سے شہر فتح ہوگئے تو شاہ ایران نے شاہ چین سے مدد چاہی اسنے بھی صلح کا مشورہ دیا۔ لشکر ایران نے مسلمانوں کی اطاعت کرنی چاہی مگر ان کے بادشاہ نے مخالفت کی فوجیوں نے بھی نافرمانی کی آخر کار بادشاہ فرغانہ چلا گیا اور بقیہ عمر عہد خلافت عمر تک وہیں رہا۔ اسکے بعد حضرت عمر ابولولو مجوسی کے ہاتھ سے قتل گئے یہی پہلے خلیفہ تھے جو قتل کیے گئے ابولولو نے بھی خودکشی کرلی حضرت عمر نے دس برس خلافت کی اور خوب فتوحات حاصل کئے عادل بھی بے نظیر تھے۔

چھٹا سبق

خلافت حضرت عثمان ابن عفان

خلافت کے بارے میں حضرت عمر کا مشورہ طلب کرنا۔

جب حضرت عمر کو اپنی وفات کا یقین ہوا تو انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمھیں خلیفہ بنا دوں مگر جب انھوں نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا میں اس مسئلہ کو اُن لوگوں میں پیش کرتا ہوں جس سے


رسول اللہ خوش تھے انمیں حضرت علی حضرت عثمان ۔ زبیر ۔ حضرت سعد ۔ حضرت عبدالرحمن حضرت طلحہ ہیں چونکہ سعید بن عمر میرے چچازاد بھائی ہیں اس لئے خلافت میں ان کا کوئی حصہ نہیں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اپنے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ کو مسند خلافت پر کیوں نہیں بٹھاتے آپ نے فرمایا کہ آل خطاب میں سے ایک شخص سے اسکی امت کے متعلق سوال ہونا کافی ہے ۔ میں خود نہ اس بار کے قابل ہوں اور نہ اپنے خاندان کے کسی شخص پر یہ بار ڈالنا چاہتا ہوں ۔ اب ان چھ اشخاص میں سے جسکو آپ لوگ چاہیں خلیفہ بناویں تین روز تک حضرت صہیب امامت کریں گے چوتھے روز آپ کو خلیفہ تجویز کرلینا چاہیے حضرت عبداللہ بھی مجلس مشورہ میں شریک ہوں گے مگر خلافت کے مستحق نہیں ۔

ارباب مشورہ کا اجتماع

حضرت ابوطلحہ انصاری اور حضرت مقداد بن اسود نے ان چھ اشخاص کو مسور بن مخرمہ کے مکان پر جمع کر کے مسئلہ خلافت پر بحث شروع کی حضرت عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کون شخص اس بار سے سبکدوش رہنا چاہتا ہے ۔ چار آدمی علیحدہ ہو گئے اور حضرت عثمان و حضرت علی پر خلافت کا بار پڑ گیا پھر حضرت عبدالرحمن نے اجازت حاصل کر کے حضرت عثمان کو منتخب کیا انہیں کے ہاتھ پر سبھوں نے بیعت کی ۔

حضرت عمر کے عاملوں کو بحال رکھنا

جب حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت ہو چکی تو انھوں نے حضرت عمر کے عاملوں کو مختلف مقامات پر مقرر کیا ۔ حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کو شام پر اور سعد بن ابی وقاص کو کوفہ پر معین فرمایا اور حضرت عمر کی وصیت کے موافق مغیرہ بن شعبہ کو معزول فرمایا کچھ عرصہ کے بعد ان عاملوں میں سے اکثر معزول کر دیئے گئے اور انکی جگہ پر حضرت عثمان



خلافت عثمانی

دریا خداوند تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ ہمیں ان کی [illegible]

دریا میں سوائے پانی اور آسمان کے کوئی چیز نظر نہیں آتی اگر پانی سکون پر ہوتا ہے تو سینہ میں دلوں کو بٹھا دیتا ہے حرکت و تموّج کے وقت عقل کو بیکار کرتا ہے وہاں شک و شبہ کو غلبہ ہوتا ہے۔ یقین دور بھاگتا ہے دریا کا مسافر اس کیڑے کے مانند ہے جو لکڑی سے لپٹا ہوا بہہ رہا ہو۔ اگر لکڑی ذرا بھی ٹیڑھی ہوئی تو غرق کر کے چھوڑا اگر نجات ملی تو غنیمت ہے۔ جو اسمیں گرا لاپتہ ہوا اس جواب کو سنکر حضرت عمر نے دریائی حملہ سے لشکر کو روک دیا۔

فتح قبرص

اسلام کا پہلا بیڑا

حضرت عمر کے دور خلافت کے بعد جب حضرت عثمان ولی خلافت ہوئے تو پھر حضرت معاویہ نے دریائی سفر کی خواہش ظاہر کی حضرت عثمان نے اس شرط پر اجازت دیدی کہ اس کام کے لیے کسی کو مجبور نہ کیا جاوے۔ حضرت امیر معاویہ نے فوراً عبداللہ بن قیس کی ماتحتی میں ایک لشکر تیار کیا شام وغیرہ کی لڑائیوں میں جو جنگی کشتیاں غنیمت میں ملی تھیں انکا ایک بیڑا تیار کیا گیا۔ قبرص پہونچکر فوج نے فوراً محاصرہ کر لیا۔ ۲۸ھ میں ان لوگوں نے جزیہ پر صلح کر لی۔ مگر ۳۳ھ میں جب ان لوگوں نے معاہدہ شکست کر دیا۔ تو مسلمانوں کو پھر جنگ کرنی پڑی۔

شمالی افریقہ کی فتح

جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص سے مصر کی گورنری چھین کر ان کی جگہ اپنے رضاعی بھائی عبداللہ بن ابی سرح کو معین فرمایا۔ اور شمالی افریقہ پر لشکر کشی کا حکم دیا۔ اس زمانہ میں وہاں ہرقل کی جانب سے جرجیر حاکم تھا۔ جب اسکو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے ایک لاکھ بیس ہزار کی جرار فوج جمع کی۔ ادھر حضرت عثمان نے بھی حضرت عبداللہ بن زبیر کو مدد کے لیے بھیجا

تنہا پیدل مرغاب بھاگ گیا۔

یزدجرد کا قتل اور سلطنت کسریٰ کا خاتمہ

یزدجرد نے بھاگ کر ایک شخص کے گھر میں پناہ لی جو چکی بنایا کرتا تھا یزدجرد کے سو جانے کے بعد اس شخص نے اسکو قتل کر کے نہر میں پھینک دیا۔ یزدجرد نہر سے نکال کر دفن کر دیا گیا اور خاندان کسریٰ کا خاتمہ ہوا۔

اسلام میں قسطنطینہ کا پہلی مرتبہ محاصرہ

سنہ ۳۲ھ میں حضرت امیر معاویہ نے قسطنطینہ کا محاصرہ کیا خود سردار لشکر تھے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ یہ پہلا محاصرہ تھا۔

اسلام میں پہلی بغاوت

حضرت عثمان نے اپنے عہد خلافت میں تمام عہدے اپنے عزیزوں کو دے دیے تھے یہ بات بعض لوگوں کو ناگوار ہوئی اس لیے ان لوگوں نے عبداللہ بن سبا کی ماتحتی میں اسکی شکایت حضرت عثمان کی خدمت میں پیش کی مگر انھوں نے اسکا کچھ خیال نہ کیا اُن لوگوں نے غصہ ہو کر ایک عام بغاوت پیدا کر دی۔ اسلام میں یہ پہلی بغاوت تھی۔

شیعوں کا ظہور۔

عبداللہ بن سبا نے ادھر اُدھر گشت لگانا اور لوگوں کو حضرت عثمان کے خلاف ورغلانا شروع کیا یہ بنو امیہ کی برائی اور بنو ہاشم کی تعریف کرتا تھا اسی سے بنو امیہ و بنو ہاشم میں مخالفت کا آغاز ہوا اور شیعوں کا فرقہ پیدا ہوا۔

یہ ۳۵ھ کا واقعہ ہے آپ ۸۲ سال کی عمر میں ایک دن کم بارہ سال خلافت کا حق ادا کرنے کے بعد شہید ہو کر مقام حش کوکب میں مدفون ہوئے۔

حضرت عثمان کی مختصر حالت

آپ نہایت نیک نیت و بامروت تھے۔ اس لیئے دور اندیشی سے کام نہ لے سکتے تھے اور ہر شخص آپ کے کاموں میں دخل انداز ہوتا تھا۔

مشق کے لیئے امتحانی سوالات

۱۔ حضرت عمر نے کس سے مشورہ کا عہد لیا؟ ۲۔ اہل شوریٰ کو کیا وصیت کی گئی؟
۳۔ اہل مشورہ کو کس نے جمع کیا اور یہ لوگ کہاں جمع ہوئے؟ ۴۔ کس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی؟ ۵۔ حضرت عثمان نے عاملوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟
۶۔ جنگ روم کس نے کی اور قبرص کس نے فتح کیا پہلا اسلامی بیڑا کیونکر تیار ہوا؟
۷۔ دریا کی مختصر کیفیت بتاؤ؟
۸۔ افریقہ کب اور کیسے فتح کیا گیا؟ ۹۔ اندلس کی لڑائی کس نے کی؟ ۱۰۔ جنگ صواری کب واقع ہوئی؟
۱۱۔ ملک فارس کی فتوحات کا تتمہ کب ہوا؟ ۱۲۔ قسطنطنیہ کا محاصرہ پہلی مرتبہ کس نے کیا؟
۱۳۔ اسلام میں پہلی بغاوت کب ہوئی؟ ۱۴۔ شیعوں کا فرقہ کب سے ظاہر ہوا؟
۱۵۔ باغیوں نے حضرت عثمان سے کیا مطالبہ کیا؟ ۱۶۔ حضرت عثمان کے قتل کی مختصر کیفیت بتاؤ کر دان کے مختصر حالات کیا ہیں؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

حضرت عمر نے چھ آدمیوں میں سے خلیفہ تجویز کرنے کے لئے مشورہ کا حکم دیا حضرت عثمان بن عفان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ کچھ دنوں تو حضرت عمر کے عمال

بنو امیہ کا برانگیختہ ہونا

حضرت علی کی بیعت کے بعد خاندان بنو امیہ میں ہلچل پڑی اور اُن لوگوں نے حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص لینے کا حضرت علی سے مطالبہ کیا۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ جب تک لوگوں میں امن نہ پھیل جائے قصاص لینا مشکل ہے ۔

شام میں بنو امیہ کا جمع ہونا

مروان اور بنو امیہ نے دیکھا کہ مخالفین کا زور شور بڑھ رہا ہے اس لئے شام چلنا چاہیے جہاں اپنے ہی ایک سردار معاویہ بن ابی سفیان کی گورنری ہے چنانچہ وہ شام چلے گئے۔

حضرت عثمان کے عاملوں کا معزول ہونا

چونکہ لوگ حضرت عثمان کے عاملوں کے خلاف تھے اس لئے حضرت علی نے ان کو معزول کر دینا چاہا۔ مگر حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ان کو صلاح دی کہ ابھی ان لوگوں کی معزولی میں مصلحت نہیں مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی رائے تبدیل نہیں کی دوسرے دن حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بھی اپنی موافقت ظاہر کی جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے تو آپ نے حضرت مغیرہ کے مشورہ کی اطلاع انہیں دی حضرت عباس نے فرمایا کہ انکا پہلا مشورہ محض خیر خواہی پہ مبنی تھا لیکن دوسری مرتبہ انھوں نے صرف آپ کے حکم کی تعمیل کی حضرت علی نے فرمایا کہ آپ کی کیا رائے ہے حضرت عباس نے فرمایا اگر عاملونکو معزول کر دینا ضروری ہے تو کر دیجئے لیکن حضرت امیر معاویہ کو معزول نہ کیجیے کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عمر نے انکو کیا مقرر کیا تھا۔

فوج کی تیاری کا حکم دے دیا۔

مدینہ سے حضرت علی کی روانگی

اور اہل مکہ میں شورش

۳۶ھ میں حضرت علی نے تمام بن عباس کو مدینہ میں اور قثم بن عباس کو مکہ میں نائب کر کے مدینہ سے نکلکر شام کا قصد کیا لوگوں نے منع کیا مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا۔ آپ ابھی فوج کی روانگی ہی میں مصروف تھے کہ اہل مکہ کی شورش کی خبر آئی اور معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ حضرت عائشہ کے ساتھ حضرت عثمان کے خون کا مطالبہ کرنے کو تیار ہیں اس خبر کے بعد آپ بجائے شام کے مکہ جانے کے لیے تیار ہوئے۔

اسلام میں پہلی خانہ جنگی

جنگ جمل

اسلام میں یہ پہلی خانہ جنگی تھی۔ جسمیں حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت عائشہ کی سرداری میں حضرت علی سے لڑنے کے لیے تیار ہوئے۔ ان لوگونکا مقصد بھی ظاہرا خون عثمان کا مطالبہ اور باطنا حصول خلافت تھا۔

اس جنگ میں حضرت عائشہ ایک اونٹ پر جسکا نام عسکر تھا سوار تھیں چونکہ اونٹ کو عربی میں جمل کہتے ہیں اس لئے یہ لڑائی جنگ جمل کے نام سے موسوم ہوئی۔

فریقین میں صلح کی کوشش

قعقاع بن عمر جنگ کے پہلے ہی سے صلح کرا دینے کی کوشش کر رہے تھے انھوں نے حضرت عائشہ و حضرت علی دونوں کو سمجھایا مگر دونوں فریق کے مشیروں نے جنگ ہی کی صلاح دی۔

کیا تم نے میرے ہاتھ پر بیعت نہین کی تھی

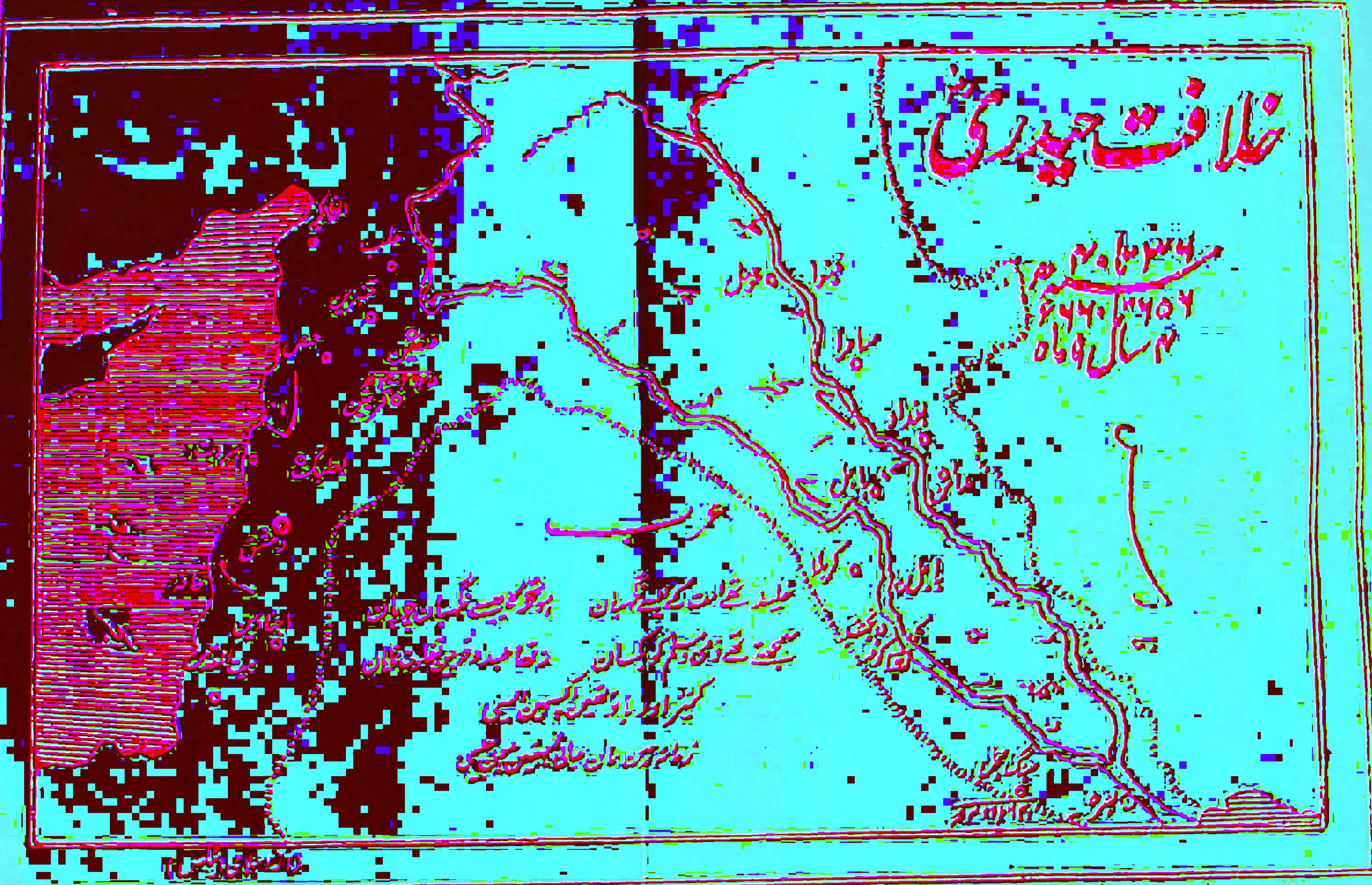
بصرہ کے قریب مقام خریبہ میں دونوں فوجیں مقابل ہوئیں حضرت علی نے حضرت زبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے میرے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی ۔ حضرت زبیر نے فرمایا میں نے بیعت تو کی تھی مگر مجبوراً حضرت عثمان کے مخالفین کے خوف سے ۔ اسی قسم کی بہت دیر تک گفتگو ہونے کے بعد حضرت زبیر نے اپنی غلطی تسلیم کر لی اور میدان جنگ سے چلے آئے یہ بھی سنا گیا ہے کہ بیٹے کی غیرت دہانی سے پھر جنگ میں شریک ہو گئے تھے ۔

جنگ

آخرکار دونوں فوجوں مین جنگ ہوئی اور اصحاب جمل کی شکست ہوئی فریقین کے تقریباً دس ہزار آدمی قتل ہوئے حضرت عائشہ کے ہودج پر تیر برسائے گئے حضرت طلحہ کے پیر میں تو اس زور سے تیر لگا کہ وہ بصرہ میں جا کر ۶۲ سال کے سن میں وفات پا گئے اس جنگ میں حضرت علی کے ساتھ بیس ہزار اور حضرت عائشہ کے ساتھ تیس ہزار سپاہی تھے ۔ شکست دینے کے بعد حضرت علی نے اسی فوج میں اعلان کر دیا کہ نہ کسی بھاگنے والے کا تعاقب کیا جائے نہ زخمی کو قتل کیا جائے نہ کوئی چیز چھینی جائے ۔

ہودج کا اُٹھانا

جب حضرت عائشہ کے ہودج کا محاصرہ کر لیا گیا تو حضرت علی نے پکار کر کہا کہ اونٹ کی کوچیں کاٹ دو اس سے فوج منتشر ہو جائیگی یہ سنتے ہی ایک شخص نے اونٹ کی کوچیں کاٹ دی اونٹ تو بیکار ہو گیا ۔ مگر حضرت عائشہ اس صفائی سے اُتاری گئیں کہ اُن کو کسی قسم کا صدمہ



انتباہ - آپ کے عہد مبارک میں خانہ جنگیوں نے سر اٹھایا۔ فتوحات کا سلسلہ بند ہو گیا۔

نہ پہونچ سکا اگرچہ حضرت عائشہ حضرت علی کے خلاف تھیں مگر حضرت علی نے ان کی بیقدری نہیں کی بلکہ نہایت احترام کے ساتھ انہیں ایک خیمہ میں رکھا اسکے بعد وہ اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کے ساتھ مدینہ تشریف لائیں۔

حضرت زبیر کا قتل

حضرت زبیر وادی سباتم کی طرف جارہے تھے راستہ میں عمر بن جرموز نے ملاقات کرکے دوستانہ باتیں کی مگر حضرت علی سے سرخروئی و تقرب حاصل کرنے کے خیال سے انکو نماز کیحالت میں شہید کرڈالا۔

جنگ صفین

شام کی طرف روانگی

جنگ جمل ایک عارضی لڑائی تھی حضرت علی کا اصلی مقصد تو شام کی طرف جانا تھا اسی لئے تو جنگ جمل کے ختم ہوتے ہی ۹۰ ہزار کا عظیم الشان لشکر لیکر حضرت امیر معاویہ سے جنگ کرنے کو روانہ ہوئے۔

امیر معاویہ و عمر بن العاص کا اتفاق

عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کے ایک ہوشیار و چالاک آدمی تھے فلسطین میں حضرت علی کی مخالفت کررہے تھے انھوں نے حضرت امیر معاویہ سے کہا کہ اگر فتح کے بعد آپ مجکو مصر کا گورنر بنادینے کا وعدہ کریں تو میں آپکا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ امیر معاویہ نے یہ شرط قبول کرلی اور شام کے اسی ہزار سپاہیوں کے ساتھ حضرت علی کے مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔

صفین میں اجتماع

دریائے فرات کے کنارے دونوں فوجیں مقابل ہوئیں حضرت امیر معاویہ نے

فرات پر قبضہ کر کے حضرت علی کی فوج کا پانی بند کر دیا۔

پانی پر زبردستی قبضہ

جب پانی بند ہو گیا تو حضرت علی نے پیغام بھیجا کہ پانی لینے کی اجازت دے دیجئے امیر معاویہ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ طلب کیا مگر عمرو کے سوا سب نے پانی بند کر دینے کا مشورہ دیا۔ امیر معاویہ نے کہلا بھیجا کہ پانی نہیں دیا جائیگا۔ حضرت علی نے مجبوراً ایک جنرل اشتر نخعی کو روانہ کیا کہ وہ پانی پر زبردستی قبضہ کر لے۔ انھوں نے قبضہ کر کے امیر معاویہ کی فوج کو بھی پانی لیجانے کی اجازت دی۔

امیر معاویہ کو اطاعت کی دعوت

حضرت علی نے بشیر بن عمر کی سرداری میں ایک جماعت امیر معاویہ کے پاس دعوت اطاعت دینے بھیجی
بہت گفت وشنید کے بعد امیر معاویہ نے کہا کہ تم لوگ چلے جاؤ میرا اور تمھارا فیصلہ تلوار سے ہوگا۔

جنگ

اس جواب کے بعد ذوالحجہ ۳۶ھ میں جنگ شروع ہوئی محرم کے مہینہ میں صلح کی غرض سے جنگ رک گئی۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ حضرت علی کی بیعت کی مختصر کیفیت بیان کرو؟۔ بنو امیہ نے کیونکر شورش کی؟ اور کہاں جمع ہوئے؟۔ ۳۔ حضرت علی نے عثمان کے عاملوں کے ساتھ کیا سلوک کیا

حضرت مغیرہ نے ان کو کیا مشورہ دیا تھا پھر حضرت علی نے اسکا کیا جواب دیا ؟ ۔ ۴ ۔ حضرت عباس نے حضرت علی کو کیا مشورہ دیا ؟ ۔ ۵ ۔ حضرت امی و حضرت معاویہ کیونکر اٹھے ؟ ۔ ۵ سفر شام کی تیاری کے بعد حضرت علی کو کیا خبر معلوم ہوئی ؟ ۔ ۱ اسلام میں پہلی خانہ جنگی کیونکر ہوئی ؟ ۔ ۷ جنگ جمل کی وجہ تسمیہ بیان کرو ؟ ۔ ۸ جنگ جمل میں فوج کے سردار کون تھے اور فریقین میں صلح کی کوشش کس نے کی تھی ؟ حضرت زبیر کو کس نے قتل کیا انھوں نے میدان جنگ کیونکر چھوڑا تھا ؟ جنگ جمل کب ہوئی اسکی کیفیت بیان کرو ؟ حضرت علی نے عائشہ رض کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟ صفین میں کب لڑائی شروع ہوئی ؟ ۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

حضرت عثمان کے قتل کئے جانے کے بعد حضرت علی خلیفہ ہوئے اور چاہا کہ حضرت عثمان کے عمال کو جس میں معاویہ بھی تھے معزول کر دیں ۔ لوگوں نے اس کام سے انکو باز رکھنا چاہا مگر انھوں نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں معاویہ کو سوائے تلوار کے کچھ نہ دونگا اسکے بعد حضرت علی و حضرت امیر معاویہ دونوں نے فوجیں جمع کیں اسی اثنار میں حضرت علی کو خبر معلوم ہوئی ۔ کہ طلحہ ۔ زبیر ۔ عائشہ رض وغیرہ مکہ کے لوگوں کے ساتھ عثمان کے خون کا مطالبہ کرنا چاہتے ہیں اس خبر کے معلوم ہوتے ہی حضرت علی لشکر کو لیکر مکہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ۳۶ھ میں جنگ جمل کی مشہور لڑائی واقع ہوئی ۔ حضرت عائشہ کو شکست ہوئی مگر علی رض کی جانب سے انپر کوئی سختی نہیں ہوئی بلکہ نہایت عمدہ سلوک کیا گیا ۔ حضرت زبیر نے پہلے ہی میدان جنگ چھوڑ دیا تھا اور وادی سباع کے راستہ میں قتل کر دیے گئے ۔ حضرت طلحہ اسی لڑائی میں زخمی ہو کر وفات پا گئے اسکے بعد حضرت علی لشکر لیکر معاویہ کو مطیع کرنے شام کو روانہ ہوئے ادھر معاویہ نے عمرو بن العاص سے اتفاق کر لیا تھا اس شرط پر کہ فتح کے بعد ان کو مصر کا گورنر مقرر کر دیں گے ۔ حضرت علی نے معاویہ کو بہت سمجھایا مگر انھوں نے

نہ مانا۔ آخر کار لڑائی شروع ہو گئی ہے

آٹھواں سبق

جنگ صفین کا تتمہ

فریقین میں گفتگو

حضرت علی نے محرم کا مہینہ حضرت معاویہ کو سمجھانے میں صرف کیا ان کی نصیحت اور دھمکی کا کچھ بھی اثر نہ ہوا سب کا جواب حضرت امیر معاویہ نے یہی دیا کہ حضرت عثمان کے قاتلوں کو بتاؤ۔

اعلان جنگ

جب محرم کا مہینہ تمام ہوا تو حضرت علی نے مجبوراً اعلان جنگ کر دیا۔ اور اپنی فوج کو یوں وصیت فرمائی کہ جنگ کرنے میں پیش قدمی نہ کرنا۔ فتح حاصل کرنے کے بعد کسی بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرنا۔ زخمی کا مال نہ چھیننا کسی کو ننگا نہ کرنا۔ مثلہ کرنا بری بات ہے۔ کسی کا مال نہ لینا۔ عورتوں کی بیوں کا خیال کر کے ان پر حملہ نہ کرنا۔

باری باری جنگ

دو لشکروں میں پانچ دن تک باری باری اس طرح جنگ ہوتی رہی کہ دونوں لشکر سے ایک ایک قبیلہ نکلکر لڑائی کرتا تھا۔ پانچ دن کے بعد عمار بن یاسر نکلے اور عمرو بن العاص سے مخاطب ہو کر کہا کہ خدا تمکو ہلاک کرے تمنے مصر کے لیے اپنا دین فروخت کر دیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم عثمان کے خون کا مطالبہ کرتے ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر کا قتل

اور

امیر معاویہ کی فوج مین انتشار

جب جنگ تیز ہوئی تو حضرت عمار بن یاسر جو اجلہ صحابہ میں سے تھے شہید ہو گئے انکے شہید ہوتے ہی حضرت علی کے طرف کے تمام قبیلہ ربیعہ۔ مضر۔ ہمدان وغیرہ حضرت معاویہ کے لشکر پر بھاند پڑے یہانتک کہ تھوڑی دیر میں امیر معاویہ کے لشکر کو تتر بتر کر دیا؟۔

آؤ اللہ کو اپنا حکم بنالیں

جب حضرت امیر معاویہ کی فوج متفرق ہوگئی تو حضرت علی نے امیر معاویہ سے کہا کہ خواہ مخواہ کیوں کشت وخون کرتے ہو اگر ہم میں سے کوئی بھی قتل ہوا تو ایک دوسرے کی بات بن جائیگی بہتر ہے کہ ہم دونوں خدا کے سامنے حاضر ہو کر فیصلہ کریں عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم فیصلہ کریں گے مگر امیر معاویہ نے اسکو تسلیم نہیں کیا؟۔

علم بردار کا قتل ہونا۔

قرآن پاک کا اٹھایا جانا۔

لڑائی بہت تیزی سے ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ اشتر نے امیر معاویہ کی فوج کے علم بردار کو قتل کر دیا اسکے قتل ہوتے ہی فوج میں انتشار پیدا ہو گیا۔
جب امیر معاویہ وعمرو بن العاص نے دیکھا کہ اب خیر نہیں ہے تو عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا کہ فوج سے کہدو کہ وہ نیزوں پر قرآن اٹھا کر اعلان کرے کہ ہمارا تمھارا فیصلہ قرآن کریگا۔ اس سے جنگ موقوف ہو جائیگی امیر معاویہ نے

ایسا ہی کیا ہے۔

حضرت علی کی فوج خود انکی مخالف بنگئی

حضرت علی کی فوج نے جب قرآن پاک کو دیکھا تو کہا کہ ہمیں کتاب اللہ کے سامنے سر جھکانا لازم ہے حضرت علی نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ تمھیں فریب دینے کے لئے اٹھایا گیا ہے مگر ان لوگوں نے اسے تسلیم نہ کیا۔

ہم تمھارے ساتھ وہی سلوک کرینگے جو عثمان کے ساتھ کیا ہے۔

مسعر بن فدک التمیمی نے ایک جماعت کے سامنے (جو بعد کو خوارج میں شامل ہوگئی) کہا کہ اے علی کتاب اللہ کے سامنے سر جھکادو نہیں تو ہم تمھارے ساتھ وہی سلوک کرینگے جو عثمان کے ساتھ کیا ہے۔ حضرت علی نے کہا اگر تم لوگ میری اطاعت کرنا چاہتے ہو تو جنگ کرو۔ ورنہ تم مختار ہو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ اشتر کو جنگ سے روک دیں حضرت علی نے انکے پاس آدمی بھیجا۔ انھوں نے کہا اسوقت فتح میرے سامنے ہے میں جنگ سے رک نہیں سکتا۔ مگر عام لوگوں کی رائے کے مطابق انھیں رکنا ہی پڑا۔

اسلام کی پہلی سیاسی پنچایت

جنگ موقوف ہونے کے بعد اشعث بن قیس نے ایک قاصد سے حضرت معاویہ کو کہلا بھیجا کہ جنگ کے درمیان میں آپنے قرآن پاک کیوں بلند کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تمھارا فیصلہ قرآن کے مطابق ہوجائے ایک آدمی تمھارا ایک ہمارا دونوں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیں اور ہم دونوں فریق اسے تسلیم کرلیں اشعث نے کہلا بھیجا کہ ہم اسکو تسلیم کرتے ہیں۔

فریقین کے حکم

اہل شام نے عمرو بن العاص کو اور اشعث کی جماعت نے جو بعد کو خارجیوں میں مل گئی ابو موسیٰ اشعری کو اپنا اپنا حکم بنایا۔ چونکہ حضرت ابو موسیٰ ایک سادہ دل آدمی تھے اس لئے حضرت علی نے انکو ناپسند کیا لیکن جب لوگوں نے انہیں کو پسند کیا تو حضرت علی نے بھی تسلیم کر لیا۔ احنف بن قیس نے چاہا تھا کہ میں بھی ابو موسیٰ کے ساتھ جاؤں مگر لوگوں نے اسکو ناپسند کیا ؟۔

معاہدہ

عمرو بن العاص نے حضرت علی کے پاس آکر عہدنامہ یوں لکھا۔ یہ وہ عہدنامہ ہے جس کے ذریعہ سے حضرت علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابو سفیان وعدہ کرتے ہیں کہ ہم دونوں فریق حکم الٰہی کے مطابق اپنا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی کتاب کے موافق ابو موسیٰ اشعری اور عمرو بن العاص جو کچھ فیصلہ کر دینگے ہم اسکو ماننے کے لئے تیار ہیں اگر کتاب اللہ سے فیصلہ نہو سکے تو سنت رسول کی اطاعت لازمی ہے ان دونوں پنچوں کا فرض ہے کہ فریقین میں صلح کرا دیں جب تک فیصلہ نہ ہو جائے کسی جماعت کو جنگ کا اختیار نہ ہوگا۔

شہادت اور تاریخ

پھر عراق و شام کے چند لوگ اس عہدنامہ کے شاہد بنے اور ۱۳ صفر سنہ ۳۷ھ کی تاریخ لکھی گئی۔

مقام پنچایت

دونوں پنچ رمضان تک مقام پنچایت تجویز کرتے رہے آخرکار یہ فیصلہ ہوا

کہ دومۃ الجندل اور اذرح میں سے جس مقام پر جی چاہے فیصلہ ہو جائے۔

دونوں لشکروں کا واپس ہونا

مقام صفین پر تین ماہ بیس دن قیام کرنے کے بعد حضرت علی اور امیر معاویہ اپنی اپنی فوجوں کو ساتھ لیکر واپس چلے آئے حضرت علی کے ساتھیوں میں سے جو بعد میں خارجی کہلائے رک گئے۔

مقتولوں کی تعداد

صفین میں ۹۰ لڑائیاں ہوئیں جنمیں ۲۵ ہزار حضرت علی کے سپاہی اور ۴۵ ہزار امیر معاویہ کے کام آگئے۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ حضرت علی نے معاویہ کے قتل کی ندا کب دی؟ ۲۔ حضرت علی نے لشکر کو کیا وصیت کی؟ ۳۔ عمرو نے عمار سے کیا کہا تھا؟ ۴۔ عمار بن یاسر کے قتل کے بعد کیا واقعہ پیش آیا؟ ۵۔ معاویہ کے لشکر کا شیرازہ کیونکر بکھر گیا؟ ۶۔ علیؓ نے معاویہؓ سے کیا فرمایا؟ ۷۔ علم بردار کو کس نے قتل کیا؟ ۸۔ قرآن بلند کرنے کا مشورہ کس نے دیا؟ ۹۔ حضرت علی کا لشکر انسے کیوں مخالف ہوا مخالفین نے حضرت علی کو کس بات کی دھمکی دی؟ ۱۰۔ لڑائی رد کنے کا حکم کس نے دیا؟ ۱۱۔ اسلام میں پہلی سیاسی پنچایت کب ہوئی کون دو شخص حکم بنائے گئے؟ ۱۲۔ عہد نامہ کی شہادت کن لوگوں نے دی؟ ۱۳۔ عہد نامہ کی تاریخ بتاؤ؟ ۱۴۔ دونوں حکم نے مقام پنچایت کب تجویز کیا؟ ۱۵۔ کہاں سے دونوں لشکر لوٹے؟ ۱۶۔ جنگ صفین کے مقتولوں کی تعداد بتاؤ؟

گذشتہ سبق کا خلاصہ

حضرت علی نے حضرت معاویہ کو بہتیرا سمجھایا اور صلح کی ترغیب دی مگر انھوں نے

ایک نہ مانی آخرکار حضرت علی نے اعلان جنگ کر دیا۔ دونوں لشکر کے ایک ایک قبیلہ باری باری لڑتے تھے۔ حضرت عمار کے قتل کے بعد علیؓ کا سارا لشکر جوش میں آگیا اور فوراً امیر معاویہ کو شکست اٹھانی پڑی۔ انکے بعد اشتر نامی علم بردار قتل کئے گئے جب معاویہ نے دیکھا پھر ہزیمت اٹھانی پڑیگی تو عمرو بن العاص کے مشورہ سے قرآن بلند کیا تاکہ صلح ہو جائے۔ حضرت علی جان گئے کہ یہ دھوکا ہے مگر خود ان کے لشکر نے انکو ڈرایا اور کہا کہ اگر تم قرآن کے سامنے سرنگوں نہوگے تو ہم تمھارے ساتھ عثمانؓ کی طرح سلوک کریں گے آخرکار لڑائی موقوف ہو گئی۔ اور دونوں فریق نے ابو موسیٰ اشعری و عمرو بن العاص کو حکم بنایا۔ تاکہ قرآن کے مطابق فیصلہ ہو جائے۔ پھر اسکے متعلق ایک عہد نامہ بھی لکھا گیا صفین میں ۹۰ لڑائیاں ہوئیں ۲۵ ہزار سپاہی حضرت علی کے اور ۴۵ ہزار امیر معاویہ کے قتل ہوئے۔

نواں سبق

پنچوں کا فیصلہ اور خارجیوں کا ظہور

فیصلہ کا وقت

جب فیصلہ کا وقت آگیا تو حضرت علیؓ نے ابو موسیٰ اشعری کو چارسو آدمیوں کے ساتھ دومۃ الجندل روانہ کیا اور حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص سو آدمی ساتھ لے کر شریک پنچایت ہوئے۔

گفتگو

جب دونوں پنچ جمع ہو گئے تو عمرو بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے کہا کہ خلافت امیر معاویہ کے سپرد کر دو انھوں نے فرمایا کہ خلافت کے مستحق وہ نہیں ہیں ہاں اگر چاہو تو عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنا سکتے ہو۔ عمرو بن العاص نے

اسکو نا منظور کیا۔

ہم فیصلہ عام مسلمانوں پر چھوڑتے ہیں

جب فیصلہ کسی بات پر نہوا تو عمر بن العاص نے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے؟۔
ابو موسیٰ رضہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ حضرت علی اور معاویہ دونوں کو معزول کر کے معاملہ عام مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا جائے عمر بن العاص نے اسکو منظور کر لیا اور دونوں عوام کی طرف متوجہ نہوئے۔

عمر بن العاص کا فریب

عمر بن العاص نے ابو موسیٰ سے کہا کہ آپ مجھسے بزرگ اور مسن ہیں پہلے آپ کھڑے ہو کر لوگوں کے سامنے اپنی رائے بیان کیجئے حضرت ابو موسیٰ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہم دونوں نے ایک فیصلہ کر لیا ہے امید ہے کہ اس سے قوم کو فائدہ ہوگا اتنے میں حضرت عباس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ابو موسیٰ آپ پہلے اپنی رائے نہ ظاہر فرمایئے اسمیں دھوکہ ہے مگر انھوں نے اسکو تسلیم نہ کیا۔

معزولی

ابو موسیٰ رضہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ حضرات ہم نے یہ رائے پاس کی ہے۔ کہ علی رضہ و معاویہ رضہ دونوں معزول کر دے جائیں اور آپ لوگ جسکو چاہیں اپنا خلیفہ بناویں۔

حضرت علی کی معزولی اور معاویہ کا تقرر

اب عمرو بن العاص کھڑے ہوئے اور کہا کہ ابو موسیٰ اشعری نے تو اپنے آدمی کو معزول ہی کر دیا میں بھی اسکی تائید کرتا ہوں۔ اور امیر معاویہ کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں

ابو موسیٰ نے اس فریب کو دیکھکر۔ کہا کہ خدا تمکو نیک توفیق دے تم نے مجکو فریب کیوں دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا حضرت ابو موسیٰ مارے شرم کے مکہ چلے گئے ۔

امیر معاویہ کی خلافت

اسکے بعد عمرو بن العاص اور اہل شام نے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی حضرت عبداللہ بن عباس علیؓ کے پاس خبر لیکر آئے۔

اُسی دن سے حضرت علی کی حالت کمزور ہوتی گئی اور امیر معاویہ ترقی کرتے رہے۔ یہ واقعہ ۳۷ھ کا ہے۔

خوارج

خوارج حضرت علی کے وہ سپاہی ہیں۔ جنھوں نے حضرت علی کو پنچ ماننے پر مجبور کیا اور واپسی کے وقت بجائے کوفہ کے حروراء چلے گئے اِن لوگوں کی تعداد تقریباً ۱۲۔ ہزار تھی۔

جس طریقہ سے اس بیسویں صدی مسیحی میں بعض لوگوں نے ترک مذہب کو حریت سمجھ لیا ہے اسی طرح پہلے زمانہ میں خوارج نے اسقدر غلو کیا کہ مذہب سے بالکل باہر ہوگئے۔

اللہ کے سوا کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں

خارجیوں کا فرقہ صرف حضرت علی کا مخالف نہ تھا بلکہ وہ لوگ امیر معاویہ اور عمرو بن العاص کے بھی مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں ایک دن حضرت علی نے مسجد میں خطبہ فرمایا خارجیوں نے نعرہ لگایا خدا کے سوا کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ لوگ سچے کلام کے کس قدر غلط معنی سمجھے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت علی نے پھر خطبہ فرمایا تو خارجیوں نے یہی بات کہی آپنے فرمایا

۱- ہم تم کو مسجد میں آنے سے منع نہ کریں گے۔
۲- جب تک تم ہمارے ساتھ رہو گے ہم تم سے جدائی نہ اختیار کریں گے۔
۳- ہم تم سے جنگ کرنے میں پیش قدمی نہ کریں گے۔

خوارج کا اجتماع

خوارج نے بزعم خود بدعتیوں سے مقابلہ کرنیکا ارادہ کیا اور عبداللہ بن وہب راسی کے مکان میں جمع ہوئے عبداللہ نے پرزور تقریر سے جنگ کا جوش دلایا۔ ا شوال ۳۷ھ کو ان لوگوں نے عبداللہ کی ماتحتی میں نکلنے کا ارادہ کیا۔

بغیر سردار کے کوئی کام درست نہیں ہوتا

خارجیوں کا عقیدہ تھا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں مگر مجبوراً انکو ایک سردار بنانا پڑا کیونکہ بغیر اسکے انتظام درست نہیں ہو سکتا تھا۔

امیر معاویہ کے مقابلہ میں

حضرت علی کی جنگی تیاری۔

غلط فیصلہ ہو جانے کے بعد حضرت علی نے معاویہ کے مقابلہ کے لئے لشکر تیار کیا۔ ابھی آپ تیاری ہی میں مصروف تھے کہ لوگوں نے خارجیوں سے جنگ کرنے کی درخواست کی۔ مگر حضرت علی نے سمجھایا کہ ابھی خوارج سے جنگ کرنا خلاف مصلحت ہے ان لوگوں نے اسکو تسلیم کر لیا۔

حضرت علی کا اپنی رائے واپس لینا

پہلے تو حضرت علی نے خوارج سے جنگ کرنے کو خلاف مصلحت جانا تھا مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن خباب کو محض خلفا اربعہ کی

تعریف پر ہلاک کر دیا ہے تو آپ نے اپنی رائے واپس لے لی اور ایک آدمی کو اس خبر کی تحقیق کے لیے بھیجا مگر جب خارجیوں نے اسکو بھی نہ چھوڑا تو آپ نے جنگ کا مصمم قصد کر لیا

جنگ

مقام نہروان پر مقابلہ ہوا پہلے حضرت علی نے نصیحت سے کام لیا اور فرمایا کہ جو شخص کوفہ چلا جائیگا اسکو امن دیدونگا اس قول کا بہت اثر ہوا اور تقریباً۔ پانچ سو آدمی حضرت علی کی جماعت میں شریک ہو گئے۔ کچھ کوفہ چلے گئے جو باقی بچے جنگ میں تباہ و برباد ہو گئے۔

اشتر کی وفات

جب حضرت امیر معاویہ کی طاقت بڑھ گئی تو انھوں نے عمر بن العاص کی ماتحتی میں ایک فوج مصر روانہ کی وہاں حضرت علی کی طرف سے محمد بن ابی بکر حاکم تھے انھوں نے حضرت علی سے مدد مانگی۔ آپ نے اشتر کو روانہ کیا لیکن امیر معاویہ کے اشارہ سے ایک شخص نے انکو شہد میں زہر ملا کر پلا دیا جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔

محمد بن ابی بکر کا قتل ہونا

حضرت عمرو بن العاص کی فوج نے مصر میں محمد بن ابی بکر کی فوج کو قتل کرنا شروع کیا جب انکو شکست ہوئی تو محمد بن ابی بکر ویرانہ کیطرف بھاگ گئے مگر وہاں دشمنوں نے پکڑ کر معاویہ بن خدیج کے پاس بھیج دیا۔ اس نے ان کو قتل کر کے ایک گدھے کی کھال میں لپیٹ کر آگ میں جلا دیا۔ اسکے بعد عمرو بن العاص نے ۳۸ھ میں تمام مصر سے امیر معاویہ کے لئے بیعت کرالی۔

امیر معاویہ کی فوج کشی

امیر معاویہ نے حضرت علی کے صوبوں پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے لگاتار فوجیں بھیجنا شروع کیں ۴۰ھ تک برابر یہ سلسلہ قائم رہا اسمیں بھی ان کو کامیابی ہوئی اور کئی صوبے انکے قبضہ میں آگئے۔

اسلام میں پہلی خفیہ سازش

جنگ نہروان سے خارجیوں پر بڑا اثر پڑا کیونکہ انکا شیرازہ بکھر گیا تھا انکی جماعت کے تین شخصوں یعنی عبدالرحمٰن بن ملجم ۔ عمر بن بکر التمیمی اور برک بن عبداللہ نے مشورہ کیا کہ گمراہوں کے تین سردار ہیں تینوں کا خاتمہ ہو جائے تو اچھا ہے۔

کاموں کی تقسیم

اس گفتگو کے بعد ابن ملجم نے کہا کہ میں علی بن ابی طالب کے لئے کافی ہوں برک نے کہا کہ میں معاویہ بن ابی سفیان کو ماروں گا عمرو بن بکر نے کہا کہ عمرو بن العاص کو میں چھری کے گھاٹ اتار دونگا۔

کاموں کی تقسیم کے بعد تینوں شخصوں نے باہم معاہدہ کر کے ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو شب قتل مقرر کیا اور زہریلے خنجر تیار کیے۔

حضرت علی کی شہادت

تینوں آدمی اپنے اپنے کام کی انجام دہی کے لیے آمادہ ہوئے ابن ملجم نے حضرت علی کو صبح کی نماز کے لیے جاتے وقت شہید کیا آپ کی عمر اسوقت ۶۳ برس کی تھی اسکے بعد خود ابن ملجم بھی قتل کیا گیا برک نے امیر معاویہ پر خنجر تو چلایا مگر وہ ایسے مقام پر پڑا کہ اثر نہ ہوا لوگوں نے برک کو بھی قتل کر ڈالا۔

ابن بکیر نے عمرو بن العاص کے دھوکہ میں خارجہ بن حبیبہ کو قتل کردیا کیونکہ عمرو بن العاص اس رات نماز کے لئے باہر نہیں نکلے تھے اسکے بعد عمرو بن العاص نے اسکے قتل کا حکم دیدیا۔

حضرت علی کی مختصر سیرت

حضرت علی پر زہد کا غلبہ تھا آپ معاملات کی باریکیوں پر زیادہ غور نہیں فرماتے تھے مدت خلافت ۴ سال ۹ ماہ ہے۔

مشق کے لئے امتحانی سوالات

۱۔ دونوں حکم کہاں جمع ہوے؟ ۲۔ اُن دونوں نے کیا فیصلہ کیا؟ ۳۔ عمرو بن العاص نے ابوموسیٰ کو کیونکر دھوکا دیا؟ ۴۔ اسلام میں پہلی مرتبہ خلیفہ کیونکر معزول ہوا اس کی مختصر کیفیت بیان کرو؟ ۵۔ خوارج کون ہیں؟ ۶۔ خوارج کب سے پیدا ہوئے انکا طریقہ کیا تھا؟ ۷۔ خوارج کہاں جمع ہوئے؟ ۸۔ نہروان میں خوارج سے کس نے لڑائی کی؟ ۹۔ اشتر کیونکر قتل ہوئے؟ ۱۰۔ محمد بن ابی بکر کیسے قتل کیے گئے۔ معاویہ نے انکے قتل کے بعد کیا کیا؟ ۱۱۔ اسلام میں پہلی خفیہ سازش کیا ہوئی؟ ۱۲۔ مشورہ کرنے والوں نے کیا کام کیا؟ ۱۳۔ حضرت علی کب قتل ہوئے؟ ۱۴۔ آپ کی مختصر حالت بیان کرو؟۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ

جب رمضان آیا تو دونوں پنچ ابوموسیٰ وعمرو دومۃ الجندل میں جمع ہوئے مختلف مشوروں کے بعد دونوں نے طے کیا کہ معاویہ وعلی دونوں کو معزول کرکے معاملہ مسلمانوں پر چھوڑنا چاہیے۔ باوجود اس مشورہ کے عمرو بن العاص نے فریب دیکر علی رض کو معزول اور معاویہ کو مقرر کیا۔ اسی وقت سے حضرت علی کی قوت کمزور

اور معاویہ کا اقبال زور دار ہوتا گیا اسی وقت سے خارجیوں کی جماعت پیدا ہوئی جو سوا حکم خدا کے کسی کے حکم کو نہ مانتی تھی حضرت علی نے مقام نہروان پر ان لوگوں سے جنگ کر کے شکست دی اسکے بعد امیر معاویہ نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ اشتر کو زہر دیکر مارا محمد بن ابی بکر کو بُری طرح قتل کیا۔ مصر کے والی عمرو بن العاص ہوئے پھر امیر معاویہ نے فوجوں کے ذریعہ سے حضرت علی کے مختلف صوبوں پر قبضہ کر لیا۔ پھر خوارج نے علی۔ معاویہ۔ عمرو کے قتل کی سازش کی علی تو قتل کئے گئے اور معاویہ زخمی ہوئے۔

حضرت علی پر زہد کا غلبہ تھا آپ معاملات پر غور نہ کرتے تھے آپنے ۴ سال اور ۹ ماہ تک خلافت کرنے کے بعد ۶۳ برس کی عمر میں شہادت پائی۔

دسواں سبق

بعض اہم واقعات کی تاریخ

(۱)

جمع قرآن

سلہ ھ میں قرآن شریف لوگوں کی زبان اور کھجور کے پتوں سے کتابی صورت میں تحریر کیا گیا اور حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رکھا گیا۔

سلہ ھ میں حضرت عثمان کو معلوم ہوا کہ قرآن کی بعض آیتوں میں لوگوں کو اختلاف ہے آپ نے فوراً حضرت حفصہ سے قرآن شریف لیکر اسکی نقلیں چند مقامات پر بھجوا دیں۔ اسکے بعد اختلاف نہیں ہوا۔

۲

بصرہ اور کوفہ

حضرت عمر نے ۱۴ھ میں بصرہ اور ۱۷ھ میں کوفہ کو آباد کیا تاکہ فتوح فارس کی یادگار ہیں مسلمانوں کے شہر بن جائیں۔

۳

دفتر آمد و خرچ مردم شماری اور تاریخ کا انتظام

۱۵ھ میں حضرت عمر نے ایرانیوں کی تقلید میں رجسٹر آمد و خرچ کے بنانے کا حکم دیا یہ پہلی تقلید ہے جو مسلمانوں نے ایرانیوں کی کی اور اسی سال آپ نے قبائل کی مردم شماری کرائی۔

۱۶ھ میں آپ نے تاریخ مقرر کی اور اسکی ابتدا آنحضرت صلعم کی ہجرت سے ہوئی حضرت عمر نے سب سے پہلے دفتر کے رجسٹروں پر مہر اور تاریخ کا انتظام کیا آپ ہی سب سے پہلے امیر المومنین کہلائے۔ آپ ہی نے رات کے وقت چوکیداروں کے پہرہ کا انتظام کیا۔ آپ ہی نے سب سے پہلے ہجو کرنے کی سزا فرمائی۔

۴

اسلام میں شاہ و گدا برابر ہیں

۱۶ھ میں حضرت عمر کے پاس جبلہ بن ایہم بادشاہ غسان آیا چونکہ وہ اسلام لا چکا تھا اس لئے حضرت عمر کے ساتھ حج کرنے گیا۔ طواف کرتے وقت قبیلہ فزارہ کے ایک آدمی کا پیر اس کے دامن پر پڑ گیا جبلہ کے دل میں غرور شاہی بھرا ہوا تھا

اس نے فوراً اس شخص کو ایک تھپڑ مارا۔ اُس آدمی نے حضرت عمر سے شکایت کی۔ آپ نے جبلہ سے کہا یا تو تم اس شخص سے معافی مانگو نہیں تو میں اسکو حکم دوں گا کہ وہ بھی تم کو تھپڑ مارے جبلہ بولا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک معمولی آدمی ایک بادشاہ کو تھپڑ مارے حضرت عمر نے فرمایا کہ اسلام میں شاہ وگدا برابر ہیں جبلہ ایک رات کی فرصت لیکر سو آدمیوں کے ساتھ شام بھاگ گیا۔ اور قسطنطنیہ میں نصرانی بن گیا جس پر بعد میں وہ نادم بھی ہوا تھا۔

۵

مسجد حرام اور قانون استملاک

۱۷؁ھ میں حضرت عمر نے مسجد حرام کی تعمیر کی اور اسکو وسیع کیا جن لوگوں نے اپنے مکانات کو بیچنے سے انکار کیا تھا حضرت عمر نے ان کے مکانات ڈھاکر اسمیں شامل کر لئے اور انکی قیمتیں بیت المال میں جمع رہیں بعد میں لوگوں نے وہاں سے وصول کر لیں حضرت عمر کا یہ عمل موجودہ قانون استملاک کی جڑ ہے ۲۶؁ھ میں حضرت عثمان نے مسجد حرام کو اور وسیع کر دیا۔ جن لوگوں نے اپنے مکانات کے فروخت کرنے سے انکار کیا۔ انکے مکانات گرا دئے گئے اور قیمتیں بیت المال میں جمع ہو گئیں۔ جب اُن لوگوں نے حضرت عثمان کے خلاف چیخ پکار شروع کی تو آپ نے انکو قید کر دیا اور کہا کہ حضرت عمر کے اس فعل پر تو تم خاموش رہے اور ہمارے کام پر شور کرتے ہو۔ اخیر میں عبداللہ بن خالد بن اسید کی سفارش سے انکو رہا کر دیا ۲۹؁ھ میں حضرت علی نے بیت الحرام کی زیادہ توسیع کر دی اور خوبصورت اور منقوش پتھروں سے بنوایا اب اسکا طول ۱۶۰ ہاتھ عرض ۱۵۰ ہاتھ ہو گیا۔

قحط طاعون اور اسلام میں قرنطینہ کا انتظام

۱۸ھ میں سخت قحط پڑا اسی سال کا نام رعام الرمادہ ہے اسی سال طاعون بھی زوروں سے پھیلا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ کو لکھا کہ جہاں طاعون ہو وہاں سے مسلمانوں کو ہٹا لو۔ اسی سال سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ نے ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے علاوہ بہت سے لوگوں کا انتقال ہوا۔ اسی سال حضرت عمر شام تشریف لے گئے۔ لیکن طاعون کے سبب اس حدیث پر (جو موجودہ اصول قرنطینہ کی جڑ ہے) عمل کرتے ہوئے آپ شام کے اندر نہ تشریف لے گئے (حدیث) طاعون کی جگہ نہ جاؤ۔ اگر تمہارے یہاں طاعون ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔ جب طاعون ختم ہوا۔ تو آپ ساحلوں سرحدوں اور قلعوں کا معائنہ کر کے واپس تشریف لائے۔

حضرت خالد اور ہرقل کی وفات

۲۰ھ میں ہرقل بادشاہ روم فوت ہوا اور اسکا بیٹا قسطنطین سلطنت کا مالک ہوا ۲۱ھ میں مشہور فوجی افسر خالد بن الولید نے ۶۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا آپ کے جسم میں کوئی مقام زخم سے خالی نہ تھا۔

جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رونے لگے۔ لوگوں نے اس گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تقریباً سو لڑائیوں میں شریک ہو کر آج میں بزدلوں کی طرح اپنے بستر پر جان دے رہا ہوں خدا بزدلوں کو آرام کی نیند نہ میسر کرے۔

اسلام میں اشتراکیت

(سب سے پہلے اشتراکیت پسند کی جلاوطنی)

۲۵ھ میں حضرت ابوذر غفاری کی وفات ہوئی۔ آپ کا نام جندب بن جنادہ تھا آپ ہمیشہ امیر معاویہ کے مال جمع کرنے پر ناراض رہا کرتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ تمام مال خدا کی راہ میں صرف کر دینا چاہیے۔ دلیل میں قرآن پاک کی ایک آیت پیش فرماتے تھے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں صرف نہیں کرتے انھیں قیامت کے دن دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو۔

آج جس چیز کو لوگ (اشتراکیت) کے نام سے مشہور کرتے ہیں اور جس کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ امیر و غریب سب برابر ہو جائیں اس کے بانی حضرت ابوذر غفاری ہیں۔

آپ نے شام کے امیروں کو غرباء کے ساتھ ہمدردی کرنے پر مجبور کیا یہانتک کہ لوگوں نے امیر معاویہ سے اسکی شکایت کی۔ امیر معاویہ نے امتحاناً ابوذرؓ کے پاس ایک ہزار دینار بھیجدیئے۔ آپ نے اُن روپیوں کو فوراً خیرات کر دیا دوسرے روز امیر معاویہ نے اسی قاصد کو رقم واپس کرنے کے لئے بھیجا قاصد نے آکر عرض کیا حضرت مجھسے بڑی غلطی ہوئی روپئے دوسرے شخص کے لیے بھیجے گئے تھے میں نے آپ کو دے دیئے اب مجھے سخت تکلیف ہے اگر آپ اُن روپیوں کو واپس کر دیں تو بڑی عنایت ہو آپ نے فرمایا کہ تم امیر معاویہ سے جاکر کہدو کہ میں نے انکی بھیجی ہوئی رقم سے ایک پیسہ بھی بچاکر نہیں رکھا۔ اگر دو تین روز کی مہلت ملے تو میں روپئے جمع کر دوں۔

جب حضرت امیر معاویہ کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ اپنے قول و فعل میں یکساں ہیں تو حضرت عثمانؓ کے پاس شکایت لکھ بھیجی۔ حضرت عثمان نے ابوذرؓ کو مدینہ

بھیجدیا۔ وہاں بھی انھوں نے اسی کی دعوت دی آخرکار حضرت عثمان نے انکو ربذہ کی طرف جلاوطن کردیا ۳۵ھ میں وہیں آپ کی وفات ہوئی اسلام میں یہ پہلی جلاوطنی تھی ۔

۹

خاتم نبوّت

پہلے حصہ میں معلوم ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ آپ اس سے بادشاہوں کے خطوط پر مہر فرماتے تھے یہ انگوٹھی بالواسطہ تیسرے خلیفہ حضرت عثمان تک پہونچی اور آپ سے ۳۰ھ میں ایک کنوئیں میں جسکا نام "بیراریس" تھا گر پڑی اس کے بعد آپنے ایک دوسری انگوٹھی بنوائی جسپر یہ عبارت کندہ تھی "آمنت بالذی خلق فسوی" (میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے پیدا کیا پھر سیدھا بنایا)۔

۱۰

اشاعت اسلام

گذشتہ اسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ لشکر اسلام فتوحات حاصل کرتا ہوا مشرق میں ترکستان مغرب میں ٹیونس شمال میں نواح قسطنطنیہ تک پہونچا اور تمام شمالی افریقہ اندلس مسلمانوں کے قبضہ میں ہوگیا ۔

اسلامی ممالک کے حدود مشرق میں بحر ہند مغرب میں مراکش اور الجزائر شمال میں اناطولیہ جنوب میں نجد تک پہونچ گئے تھے ۔

خلاصات کا خلاصہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور

مرتدوں سے مقابلہ کرکے ان کو مسلمان کیا انھیں کے دور خلافت میں لشکر اسلام عراق اور شام بھیجا گیا جہاں مسلمانوں نے فتوحات حاصل کیئے آپ نے ۲ سال ۳ ماہ ۱۳ - دن خلافت کرنے کے بعد بخار کی حالت میں وفات پائی اسکے بعد حضرت عمر خلیفہ ہوئے - آپ نے شام - عراق - بیت المقدس مصر - ملک فارس کے بعض حصے آرمینیا - وغیرہ فتح کیے -

آپ ساڑھے دس سال حق خلافت ادا کرنے کے بعد شہید ہوکر داخل جنت ہوئے

جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انھوں نے شمالی افریقہ قبرص - بقیہ فارس - فتح کرکے قسطنطینہ واندلس پر چڑھائی کی اور ارمینیا واسکندریہ کو ان کی عہد شکنی کے بعد زیر کیا آپ ۱۲ سال خلافت کرنے کے بعد اپنے اعزہ کو عامل بنانے کی وجہ سے شہید کیئے گئے -

اب خلافت حضرت علی کے ہاتھ آئی -

آپ نے حضرت عائشہ وزبیر وامیر معاویہ کا مقابلہ کیا جس سے جنگ صفین وجنگ جمل ظہور میں آئیں -

پھر مقام نہروان پر خوارج سے مقابلہ کرکے ان کو فنا کیا اسی وقت سے حضرت علی کمزور ہوتے گئے اور امیر معاویہ کی خلافت زوردار ہوتی گئی -

۱۷ رمضان ۴۰ھ میں ۴ سال ۹ ماہ خلافت کرنے کے بعد ابن ملجم نے آپ کو شہید کیا -

حصہ ۲ ختم شد

تصنیفات شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور

دہ سورہ فی احسن سورۃ۔ ان دس سورتون کا مجموعہ جو اوراد و وظائف مین عموماً پڑہی جاتی ہیں تقطیع وخط مثل حمایل مع ترجمہ وحواشی ومختصر تفسیر وشان نزول وخواص قیمت ۱۰/

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی کل دعاؤن کا مجموعہ مع ترجمہ وحواشی وفلسفہ دعا وغیرہ قیمت ۱۰/

مطالب القرآن۔ ڈپٹی صاحب مرحوم کی ناتمام تفسیر جس مین عقاید پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ قیمت عہ/

اجتہاد۔ دلایل عقلیہ سے اسلام کے دین الفطرت ہونے کا ثبوت توحید ورسالت اور دین و دنیا کے تعلق پر اعلےٰ مضامین کا مجموعہ اسلام کی حقانیت کا آئینہ۔ قیمت ۱۲/

لکچرونکا مکمل مجموعہ۔ ڈپٹی صاحب کے مشہور ومعروف لکچرون میں سے کوئی لکچر ایسا نہین رہا جو اس مجموعہ میں درج نہ ہو۔ قیمت ۱۴/

نظم بے نظیر۔ ان تمام دلچسپ نظمونکا مجموعہ جو ڈپٹی صاحب ہر لکچر کے شروع اور آخر میں پڑہا کرتے تھے۔ ۱۲/

مراۃ العروس۔ لڑکیون کو امور خانہ داری اور سلیقہ سکھانے کی سب سے بہتر کتاب اصغری اکبری کا قصہ ۱۲/

بنات النعش۔ مراۃ العروس کا دوسرا حصہ۔ قیمت ۸/

توبۃ النصوح۔ عورتوں کو نیک کرداری اور مذہبی واخلاقی تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ۔ ۱/ دعہ/

محصنات۔ یعنی فسانہ مبتلا ودو شادیاں کرنے کی مصیبتوں کا دردناک بیان قابل دید ۱۲/

ایامیٰ۔ بیواؤں کی دکھ بھری کہانی خود انہیں کی زبانی۔ ۱۲/

رویاے صادقہ۔ ڈپٹی صاحب کا آخری ناول مذہبی معلومات کا ذخیرہ مذہبی شکوک وشبہات دور کرنیکا ذریعہ ۱۲/

ابن الوقت۔ انگریزی وضع وقطع میں کورانہ تقلید کی خرابیاں لامذہبی کے نقصانات ۱۲/

موعظہ حسنہ۔ ان نصیحت آمیز خطونکا مجموعہ جو ڈپٹی صاحب نے اپنے لڑکے کو طالب علمی کے زمانہ میں لکھے۔ ۱۲/

منتخب الحکایات۔ ستر دلچسپ نتیجہ خیز کہانیونکا مجموعہ۔ ۱۴/

چند پند۔ ۳۰ منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ پند ونصایح کا ذخیرہ۔ ۱۴/

رسم الخط۔ بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم۔ اہم مخرج حروف کی پہچان کے طریقے۔ ۶/

نصاب خسرو۔ حضرت امیر خسروؒ کی خالق باری مع مناسب ترمیمات واضافات فارسی وعربی۔ ۶/

صرف صغیر۔ آمدنامے کے طرز پر فارسی زبان کے قواعد۔ ۶/

مایغنیک فی الصرف۔ زبان عربی کی گرامر بطرز جدید۔ ۱۳/

مبادی الحکمت۔ علم منطق پر اردو مین اپنے طرز کی پہلی کتاب شکل اور ادق مسایل کی تشریح۔ ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

فہرست مضامین تاریخ اسلام حصہ دوم